فِیۡ جَنّٰتٍ ۟ؕ یَتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَکَکُمۡ فِیۡ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوۡا لَمۡ نَکُ مِنَ الۡمُصَلِّیۡنَ ﴿۴۳﴾ وَ لَمۡ نَکُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡکِیۡنَ ﴿۴۴﴾ وَ کُنَّا نَخُوۡضُ مَعَ الۡخَآئِضِیۡنَ ﴿۴۵﴾ (74-44)

خلاصہ: اہل جنت لوگ پوچھیں گے مجرموں سے کہ کس چیز نے پہنچایا تمھیں دوزخ میں کہیں گے کہ ہم ایسے مصلی نہیں تھے جو مساکین کو کھانا کھلاتے بلکہ ہم صلوٰۃ کی ڈیوٹی سے مساکین کو کھانا کھلانے کی مذاق اڑاتے تھے۔

فیصلہ آپ کریں
کیا صلوٰۃ کا ترجمہ نماز ہو سکتا ہے؟

عزیز اللہ بوہیو

فون

0304-3532023

قیمت 150 ایک سو پچاس روپیہ

سندھ ساگر اکیڈمی ولیج خیر محمد بوہیو ضلع نوشہرو فیروز

فیصلہ آپ کریں(کیا صلوٰۃ کا ترجمہ نماز ہو سکتا ہے)

صلوٰۃ کا ترجمہ نماز ہر گز نہیں ہو سکتا اس لئے کہ صلوٰۃ کی معنی ہے تابعداری کرنا (نظام قرآن کی)اور نماز فارسی لفظ ہے جس کی معنی ہے آگ کے آگے جھکنا۔

صلوٰۃ کی فرضیت قرآن حکیم کے حوالہ سے ثابت ہے جس کا ذکر ننانوے بار ہوا ہے۔ نماز، امامی علوم کی روایات سے ملی ہے جس کی تفصیل یکبارگی ایک ہی مقام پر پورے علم حدیث میں کسی بھی حدیث کی کتاب میں نہیں ہے۔ سورت اعراف کی آیت نمبر 205 میں اللہ کی عبادت اور یاد کی پوری اور مکمل تعلیم ایک ہی آیت میں سمجھا دی گئی ہے۔ جس کی ادائگی کے لئے نہ مسجد کی ضرورت ہے نہ پیش امام کی نہ مؤذن کی۔ نہ چوکیدار اور محافظ کی جو نماز کے وقت مسجدوں کی گیٹ پر پولیس وغیرہ کے سپاہی کھڑے کئے جاتے ہیں۔

صلوٰۃ کا تعلق عام لوگوں کی روٹی روزی، پانی یعنی جملہ معاشی ضروریات سے ہے جبکہ نماز بندے کی شخصی اور انفرادی مفادات سے متعلق چیز ہے۔

صلوٰۃ صرف حکمرانوں کے اوپر فرض ہے (22-41) وہ بھی جب اہلیت اور میرٹ والی ڈگری کے حامل لوگ ہوں (20-132) جبکہ نماز بغیر اہلیت اور میرٹ کے ہر کسی کو پڑھائی جاتی ہے۔

صلوٰۃ قائم کرنے سے دنیا کے سامراجی لوگ لڑیں گے سو صلوٰۃ کی اقامۃ کی خاطر جنگ بھی کرنی پڑے گی (سورت الکوثر) صلوۃ بزدل آدمیوں کے بس کی بات نہیں سورت التوبہ آیت نمبر 18) نماز ہر ڈرپوک اور بزدل آدمی پڑھ سکتا ہے۔

اگر صلوٰۃ کی معنی رائج الوقت نماز ہے تو

1. پورے قرآن میں صلوۃ کے ساتھ مسجد کا ذکر نہیں ہے۔
2. پورے قراٰن میں صلوٰۃ کے ساتھ تلاوت قراٰن کا ذکر نہیں ہے۔
3. پورے قراٰن میں صلوٰۃ کی ادائگی کے لئے محل و مقام کے طور پر مسجد کا ذکر نہیں ہے۔
4. پورے قراٰن میں صلوٰۃ کے لئے پڑھنے کا لفظ نہیں ہے۔
5. پورے قرآن میں صلوٰۃ کے لئے اٰذان دیکر بلانے کا ذکر نہیں ہے۔
6. پورے قراٰن میں صلوۃ کے لئے تکبیر دینے کا ذکر نہیں ہے۔
7. پورے قراٰن میں صلوٰۃ کے اندر درود اٰل محمد پڑھنے کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔
8. پورے قراٰن میں صلوٰۃ کے لئے صفیں باندھنے اور کسی کو اٰگے امام بنا کر کھڑا کرنے کا ذکر نہیں ہے۔
9. پورے قراٰن میں صلوۃ کے نام سے روزانہ 5 نمازیں پڑھنے کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔
10. پورے قراٰن میں صلوٰۃ کے اندر رکوع کرنے کا ذکر کہیں بھی نہیں ہے۔

قراٰن حکیم کی جب دعویٰ ہے اس کی جملہ اٰیات کو تفصیل سے کیا گیا ہے (11-01) تو صلوٰۃ کی نماز نامی تفصیل کہاں ہے۔

فیصلہ آپ کریں
کیا صلوٰۃ کا ترجمہ نماز ہو سکتا ہے؟

جن دنوں خطہء حجاز میں انقلاب قرآن کی تکمیل اور کامیابی کا ڈنکا بجا کہ " اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَ رَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا ؕ " (آیت نمبر۰۳ سورۃ المائدہ) کا اعلان ہوا یعنی اونٹوں کے چرواہوں کو کہا گیا کہ اس رواں دور میں میں اللہ تمہارے لئے تمہارے قوانین انسانیت کو مکمل کر چکا، جن سے تم پر میری نعمت کمپلیٹ بھی ہوئی اور میں بڑا خوش ہوا ہوں تمہارے لئے اس قانون کو دینے سے، اسکا نام اسلام تجویز کرتا ہوں جس سے تم لوگ دنیا بھر کو سلامتی دیتے رہو۔ سو پڑوس کی اقوام روم وفارس نے جو دیکھا کہ یہ کیا ہو گیا جو صحراء عرب کے بدو لوگ بھیڑوں بکریوں کے چرواہے لوگ کہاں سے کہاں پہنچ گئے جو انکو کتاب قرآن ملا اسکی تعلیمات سے یہ لوگ اب انسانوں کے چرواہے بن گئے انسانیت کے پیشوا اور قائد بن گئے جن کو اللہ رب العالمین خطاب کرتا ہے کہ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ ۬ؕ (آیت نمبر 1 سورۃ المائدہ) یعنی اے دنیا کو امن دینے کے ذمہ دار حکمرانو! دنیا والوں سے کئے ہوئے عہد وپیمان اور معاہدوں پر کار بند رہو یعنی کسی کے ساتھ بد عہدی نہ کرو! کیا تو تعلیم ہے یہ قرآن کی! اور اس کتاب نے ان بدوؤں کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ

اٰمَنُوۡا لَا یَحِلُّ لَکُمۡ اَنۡ تَرِثُوا النِّسَآءَ کَرۡهًا ؕ (آیت 19 سورۃ النساء) یعنی اے دنیا والوں کو امن دینے کے ذمہ دار حکمرانو! تمہارے لئے یہ ہرگز حلال نہیں کہ تم عورتوں پر جبر سے اپنی مالکی مسلط کرو اور کمزوروں کو طاقت کے زور پر نیچا دکھاؤ! کیا تو تعلیم ہے قرآن کی جو وہ اسے لانے والے نبی کو حکم دیتا ہے کہ زمانہ ماضی میں جو لڑائیوں اور جنگوں کے اندر مفتوح قوموں کے مردوں اور عورتوں کو قید کر کے پھر غلام بنایا جاتا تھا اب وہ دور ختم ہو گیا اب مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنۡ یَّکُوۡنَ لَہٗۤ اَسۡرٰی حَتّٰی یُثۡخِنَ فِی الۡاَرۡضِ ؕ (67-8) ملک پر کنٹرول کرنے تک نبی کو کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی کو جنگی قیدی بنائے پھر جب حَتّٰۤی اِذَاۤ اَثۡخَنۡتُمُوۡهُمۡ فَشُدُّوا الۡوَثَاقَ ٭ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعۡدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰی تَضَعَ الۡحَرۡبُ اَوۡزَارَهَا ۚ۟ۛ (4-47) یعنی جب جنگی ماحول ختم ہو جائے تو عارضی طور پر قید کردہ لوگوں کو آزاد کیا جائے پھر خواہ انکو احسان کے طور پر مفت میں آزاد کریں یا جرمانہ لیکر آزاد کریں بہرحال آج کے دور سے غلامی بند جیل ڈپارٹمنٹ بند۔ اس کتاب قرآن نے آتے ہی اعلان کیا کہ وَ اَنۡ لَّیۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ﴿ۙ۳۹﴾ (53-38) جو کمائے وہ کھائے۔ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰی ﴿ۙ۳۸﴾ (53-38) کوئی کسی کو نوکر نہ بنائے ہر کوئی اپنا کام خود آپ کرے اور یہ بھی فرمایا کہ وَ قَدَّرَ فِیۡهَاۤ اَقۡوَاتَهَا فِیۡۤ اَرۡبَعَۃِ اَیَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیۡنَ ﴿۱۰﴾ (41-10) یعنی اللہ نے جو زمین میں وسائل رزق چار مرحلوں میں

مقدر فرمائے وہ سب حاجتمندوں میں برابری کے بنیادوں پر بانٹنے ہوں گے۔ اور فرمایا کہ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۖ (2-228) یعنی عورتوں کے لئے بھی حقوق ہیں مثل اور برابر مردوں کے۔

محترم قارئین! سردست یہ میرا موضوع نہیں ہے لیکن مجھے اس مضمون میں یہ بات عرض کرنی ہے کہ اتحاد ثلاثہ یہود مجوس اور نصاریٰ نے اپنی شکست کا بدلہ لینے کے لئے جو اپنے دانشوروں کی تھنک ٹینک قائم کی اور ان سے اپنی شکست کے اسباب اور وجوہات پر رپورٹ تیار کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے اپنی اس رپورٹ میں لکھا کہ عرب قوم تو ہمارے مقابلہ کا دم نہیں رکھتی انہیں ہم میدان جنگ میں گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ سکتے ہیں لیکن ان کو جو اپنے نبی کی معرفت کتاب قرآن ملا ہے یہ ساری کامیابی اور کشش اسکے انسان دوست قوانین کے اندر ہے جن کی وجہ سے خود ہماری قومیں اہل فارس اور نصاریٰ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوگئے اور ہماری شکست خود ہمارے اپنے لوگوں کی قرآن دوستی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ ورنہ عربوں کی کیا مجال تھی جو وہ ہم سے جیت سکتے اس لئے اب یہ انتقام ہمیں کتاب قرآن سے لینا ہے جو اسکی تعبیرات کو اتنی حدتک بگاڑنا ہے جو اسکی معانی اور تفہیمات کو ہی بدل ڈالیں جو پھر سے قرآن کے نام سے غلامی کو جائز بنادیں پھر سے لونڈیاں رکھنا اور انکے ساتھ بغیر نکاح کے رنگ رلیاں منانا جائز کریں پھر سے قرآنکی بتائی ہوئی

ذاتی ملکیت پر بندش (2-219) کے خلاف نولمٹ جاگیر ادری اور سرمایہ داری کو جائز بنادیں۔

معاشرتی ترقی اور اصلاح کے لئے جو قرآن کی اصطلاح حج معنی آپس کے جھگڑوں کے فیصلے کرنا ہے اسے تحریف معنوی سے حج کو تیرتھ یاترا بنادیں قرآنی اصطلاح عمرہ جس کی معنی دنیا کے ملکوں کو میگا پروجیکٹوں سے ترقی دلانے کے لئے سیمینار کانفرنس اور میٹنگیں کرنا ہے اسے بھی اتحاد ثلاثہ کی امامی کھیپ کے دانشوروں نے معنوی تحریف سے گناہ بخشوانے کی لالچ کا عمل قرار دیدیا ہے قرآن حکیم نے حج کے عدالتی ضروریات میں طواف کا حکم دیا جس میں کورٹ کی طرف سے مقرر کردہ کمشنروں کو حکم دیا ہوا ہے کہ عدالت حج یا مختلف ملکوں کے کامن پراجیکٹوں کی تعمیر میں فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ (2-158) یعنی ان دونوں ڈیوٹیوں کے وقت کورٹ کے کمشنرز پر کوئی گناہ نہیں کہ متحارب اور مخالف گروہوں کی جاء واردات اور متنازعہ ایریاز میں جاکر اصل صورت حال کو وزٹ کرے گھومے پھرے طواف کرے مطلب کہ ججز اور عدالتی کمشنروں کا متحارب مخالفوں کے پاس آنے جانے کو قرآن نے جائز ٹھہراتے ہوئے فرمایا کہ اس میں کوئی گناہ نہیں یہاں غور کیا جائے کہ جن امامی دانشوروں نے کعبت اللہ کی چاردیواری کو پھیرے دینے کا نام طواف دینا رکھا ہے اور اسکو عبادت کا نام بھی دیا ہے لیکن

قرآن نے ان اماموں کو اس بات سے پھنسا دیا جو فرمایا کہ حج و عمرہ کے دنوں دونوں کے حوالہ سے طواف کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے سو اگر طواف نام ہی عبادت کا ہے تو پھر اسکی ادائگی میں گناہ کا ہے کا؟۔ بہرحال میں یہاں ان معنوی تحریف کرنے والوں کی حواس باختگی کی بات کر رہا ہوں قارئین کی خدمت میں، میں جو تحریفات معنوی کے مثال عرض رکھنا چاہتا ہوں اس کا تفصیل بہت وسیع و عریض ہے قرآنی اصطلاحات، حج، عمرہ، طواف کے سواء صفا اور مروہ، مسجد، شکر، صبر، صوم، صلوٰۃ، اہل کتاب، فاقطعوا ایدیھما، وجہ اللہ، ید اللہ۔

مطلب کہ قرآن حکیم میں تحریفات معنوی کی لمبی داستان ہے جو علم حدیث کے نام سے کی گئی ہے اور ان احادیث کی نسبت جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کے اسم گرامی کی طرف کی گئی اور ان احادیث کو قریش بنو امیہ نامی خلافت کے خاتمہ کے بعد فوراً عباسی دور سے مسلم امت کی درسگاہوں میں بطور تعلیمی نصاب کے تاہنوز جاری کیا گیا اس بات کا اعتراف تو سعودی حکومت کے ولیعہد محمد بن سلمان نے بھی واشنگٹن پوسٹ کو انٹرویو دیتے ہوئے کیا ہے ہمیں مغربی ملکوں اور امریکہ نے مجبور کیا کہ آپ وہابیوں (اہل حدیثوں) کو اسلامی دنیا میں مضبوط کرو انکے مدارس اور مساجد کو بڑھاؤ جس سے ہم سوویت یونین کو فتح کریں۔

پھر علم حدیث کے ذریعے دنیا سے قرآن کو ختم کرنے ک لئے اس میں تحریفات لفظی کا بھی کم سے کم اس بیسویں صدی سے امریکہ

سعودی عرب مصر کویت پاکستان میں ان حکومتوں کی مدد سے کئی حرفی ملاوٹوں والے قرآنی نسخے تیار کئے گئے ہیں بحوالہ ماہوار رسالہ رشد لاہور جلد20- 4جون2009ع۔

قرآنی صلوۃ اور امامی حدیث والی نماز میں فرق

میں اس مضمون میں قرآن حکیم کی ایک نہایت اہم اصطلاح الصلوٰۃ اور اقیموا الصلوۃ کی معنی اور مفہوم کو قرآنی حوالہ جات سے قارئین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ لیکن جیسے کہ امامی علوم کی روایات اور فقہ ساز امامی گینگ نے اس عربی لفظ الصلوٰۃ کی معنی جو فارسی زبان کا لفظ نماز اور انکی آتش پرستی والی عبادت کی خاطر تجویز کردہ لفظ نماز کو قرآنی لفظ الصلوٰۃ کے ترجمہ میں مشہور کردیا ہے اس فراڈ اور دجل کو میں شروع میں واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

محترم قارئین! لفظ صلوٰۃ مشتق صیغہ ہے جامد نہیں یعنی مشتق صیغہ میں سے صرف صغیر صرف کبیر کے گردانوں کے کئی صیغے بذریعہ اشتقاق کھلتے ہیں جس طرح صلی یصلی صلوٰتا فھو مصلی۔ پھر صلی ماضی معلوم کا گردان صرف کبیر کے روٹ سے اور یصلی فعل مضارع معلوم کا گردان صرف کبیر کے روٹ سے ہے جسکی معانی صیغوں کے حوالہ سے واحد تثنیہ جمع۔ مؤنث، مذکر فعل حاضر اور غائب سب کی شکلیں اور اور متفرق بنتی رہیں گی سوا گر ایسے لفظ صلوٰۃ کے ترجمہ میں فارسی زبان کا لفظ "نماز" تسلیم کیا جائے گا تو اسکے لئے بھی لازم ہو گا کہ وہ بھی اپنے

اصل کی طرح مشتق ہو تا کہ وہ مختلف معانی اور مفاہیم کی ادائگی دے سکے جبکہ نماز کا لفظ جامد ہے جسکا کوئی گردان نہیں بن سکتا لفظ صلوٰۃ قرآن حکیم میں کل ننانوے بار اندازاً پندرہ تھن جدا جدا صیغوں میں استعمال ہوا ہے یہ بات ہوئی گرامر کے حوالہ سے لفظ صلوٰۃ کی کہ اسکی ترجمانی میں لفظ نماز فٹ نہیں آسکتا لیکن بنیادی بات تو ترجمے میں موافقت پہلا شرط ہے جو سرے سے ہی ناپید ہے کیونکہ لفظ صلوٰۃ کی معنی قرآن حکیم نے خود سمجھائی ہے تابعداری کرنا اور اتباع کرنا بحوالہ (75-31-32) اور نماز کی بزبان فارسی معنی ہے آگ کے سامنے جھکنا قارئین مہربان قرآن حکیم کے انداز تعلیم پر غور فرمائیں کہ وہ کسطرح اپنے الفاظ کی معنی خود سمجھاتا ہے فرمایا کہ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿٣١﴾ وَ لٰكِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ﴿٣٢﴾ (75-31-32) یعنی قرآن سننے والے نے قرآن سن کر نہ اسکی تصدیق کی اور نہ ہی اسکے پیچھے چلا لیکن اسکی تکذیب کرکے پیٹھ دیکر چلا گیا۔ یہاں لفظ صلی کی معنی پیچھے پیچھے چلنا اسکے مقابل لفظ تولی کے ذریعے سمجھائی گئ جس طرح کہ قانون ہے کہ تعرف الاشیاء باضدادھا یعنی چیزیں اپنے مقابل میں لائے ہوئے ضد والے لفظ کی معنی سے پہچانی جاتی ہیں سو یہاں لفظ صلی اور تولیٰ آمنے سامنے لائے گئے صلیٰ کی معنی متنازعہ تھی اور تولیٰ کی معنی پیٹھ دیکر چلے جانا میں کوئی تنازع نہیں تھا اس سے مقابل لفظ صلیٰ کی معنی ازخود متعین ہوگئی یعنی پیچھے

پیچھے چلنا۔ اب جب صلوٰۃ کی معنی تابعداری اور پیچھے چلنا متعین ہو گئی تو قراٰن حکیم میں اتباع قراٰن کے لئے قراٰن کے نظام اور سسٹم کو فالو کرنے کے لئے لفظ صلوۃ ایک اصطلاح کی حیثیت میں جو آ گئی ہے اسلئے اللہ عزوجل نے بھی اتباع اور فالو کرنے کی معنی کے لحاظ سے اس لفظ کو اقامۃ صلوٰۃ، اقم الصلوٰۃ، اقاموا الصلوٰۃ، اقیموا الصلوٰۃ کے جملوں سے قراٰنی نظام کے اتباع اور سسٹم کے قائم کرنے کے مفہوم میں دس بیس بار یہ جملہ استعمال کر کے بتادیا کہ لفظ صلوٰۃ کا معنوی تعلق قراٰن کے بتائے ہوئے نظام کی تابعداری سے ہے سو خاص اس لئے اتحاد ثلاثہ یہود مجوس نصاریٰ کے دانشوروں نے اور بھی کئی اصطلاحی لفظوں کے ساتھ صلوٰۃ کی معنی کو بھی بگاڑ کر رکھدیا یعنی اسلام کو مجوسائیز کے پراسیس میں لانے کے لئے یہ معنوی تحریف کی گئی کہ صلوۃ معنی نماز۔

ہم قارئین مہربانوں کی توجہ اس طرف بھی مبذول کرانا ضروری سمجھتے ہیں کہ اردو اور فارسی زبان میں اگر لفظ صلوۃ کی معنی نماز ہے تو پشتو،، پنجابی، سندھی، انگریزی بنگالی اور دیگر کئی ساری زبانون میں صلوٰۃ کی معنی نماز کے علاوہ کوئی اور معنی بتائی جائے تو خبر لگے ؟؟

ریاء شرک ہے۔ نماز میں ریاء ہے۔

عبادت اللہ کی یاد کا نام ہے وہ یاد بھی دل میں، جو کوئی محسوس بھی نہ کر سکے (7-205)۔

کئی لوگ مجھ سے سوال کرتے رہتے ہیں کہ اگر نماز اللہ کی عبادت نہیں

ہے تو اللہ کی عبادت کس چیز کا نام ہے اس سوال کا جواب میں کئی بار لکھ بھی چکا ہوں وہ بھی قرآن حکیم کے حوالہ سے پھر بھی لوگ لاجواب ہونے کے باوجود غیر قرآنی مجوسی چھاپ نماز کو چمٹے ہوئے ہیں۔

اللہ کی سکھائی ہوئی عبادت

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ (7-205) یاد کر تو اپنے رب کو دل میں عاجزی سے مخفی طرح سواء بلند آواز کے جو بولا جاتا ہے صبح وشام (یعنی لگاتار اتنے تک جو) نہ ہو تو غفلت کرنے والوں میں سے۔ معزز قارئین اس آیت کریمہ میں یاد خدا کی دی ہوئی تعلیم جو کہ اصل عبادت ہے وہ بھی اللہ کی سمجھائی ہوئی اسپر غور کریں۔ اللہ کی بتائی ہوئی اس عبادت سے رائج الوقت نماز کے ساتھ مکمل طور پر ٹکر کھاتی ہے آیت کریمہ میں رب تعالیٰ اپنے بندوں کو فرماتا ہے کہ مجھے دل میں یاد کرو عجز و نیاز سے جبکہ مروج نماز لائوڈ اسپیکروں پر علانیہ آواز والی قرائت سے پڑھی جاتی ہے۔ نماز جو ٹائلس کے فرش اور مخملی قالینوں پر پڑھی جاتی ہے ان پر عجز و نیاز کی کیفیتیں کہاں طاری ہو سکیں گی؟ اور قرائت کی خوش الحانیوں سے اور خلاف قرآن جہری تکبیروں سے خیفۃ پر عمل تو نہیں ہوا اور جو فرمایا کہ بالغدو والاصال ولاتکن من الغافلین یعنی صبح کو جاگتے ہی شام کے سوتے وقت تک اتنا مسلسل یاد کر جو تجھ پر

غفلت کی گھڑی بھی نہ آئے یعنی جو دم غافل وہ دم کافر!! بتایا جائے کہ لوگوں کا سوال کہ اگر یہ مروج شوبازی والی علم حدیث کی نماز عبادت نہیں ہے جن پانچوں نمازوں پر ٹوٹل کل ٹائیم سترہ رکعات پر آدھا پونا گھنٹہ مشکل لگتا ہے تو اس شوبازی والی نماز کے شوقین نے اللہ کی بتائی ہوئی اسکی وہ یاد جو گھڑی بھی تجھ پر غفلت کی نہ آئے یہ عبادت تمہیں منظور نہیں ہوئی!!! بتاؤ کہ تم کس قسم کے عبادت گذار ہو؟ کون کہتا ہے کہ تم نمازوں کے نام سے اللہ کے بڑے عبادت گذار ہو؟ اللہ نے آپ سے نیند کے سواء باقی سارا وقت اپنی یاد کے لئے تم سے مانگا ہے جواب میں تم نے اللہ کو پانچ امامی نمازوں کا صرف پونا گھنٹہ بھی مشکل سے دیا وہ بھی پارسائی کی شوبازی کرتے ہوئے۔ کون کہتا ہے کہ تم نمازوں کے نام سے اللہ کے عبادت گذار ہو؟ اللہ نے تمہیں کیا راہ دکھائی؟(205-7) تم نے اسے کس طرح نبھایا!!! مکار شوبازو! کیا تمہاری یہ نمازیں اللہ کی بتائی ہوئی دلوں میں یاد والی عبادت کے مثل ہو سکتی ہیں؟ اللہ عزوجل نے تو حکم دیا کہ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ (78-17) یعنی سورج کھسکنے سے لیکر صلوٰۃ نامی ڈیوٹی دینے میں شروع ہو جا رات کے کالی ہونے تک معنی کہ کم سے کم پورے بارہ گھنٹے تیری سروس جاری رہے تو نے اسکے بجاء پونے گھنٹہ میں جان چھڑالی!!! تو امامی علوم کا پیروکار اچھی طرح جانتا ہے کہ صلوۃ مشکل ہے!!! نماز آسان ہے!!!۔

تمہیں خوب پتا ہے اے نمازی مسلمان کہ اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَی الزَّکٰوۃَ وَ لَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰهَ (9-18) عدالتیں انصاف کے ساتھ چلانا اللہ پر ایمان لانا آخرت پر ایمان لانا اور نظام خداوندی کی ڈیوٹیوں کا نظام قائم رکھنا اور رعیت کو سامان پرورش دینا یہ امور ایسا آدمی سرانجام دے سکتا ہے جو اللہ کے بغیر کسی کا خوف نہ رکھتا ہو!! سو بتاؤ کہ اگر اقامۃ صلوٰۃ کی معنی تمہاری والی نمازیں ہیں پھر وہ تو ہر بزدل اور ڈرپوک بھی پڑھتا رہتا ہے اگر آج والی مسجدیں جو عدالتوں کی حیثیت نہیں رکھتی انکو آباد کرنے والے تو سارے بکھاری اور گداگر ہیں سو بتاؤ کہ اللہ جو فرمارہاہے کہ تعمیر مساجد اور اقامۃ صلوٰۃ جیسے کام کوئی دل گردے والا آدمی کر سکتا ہے تو کیا معنی بنتی ہے مسجد اور صلوٰۃ کی جس کے لئے رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰهَ (9-18)یعنی اس کام کے لئے ایسا آدمی ہو جو اللہ کے سواء کسی سے بھی نہ ڈرتا ہو سو بتایا جائے کہ یہ کون سی ایسی صلوٰۃ ہے جس کے سرانجام دینے سے ملٹی نیشنل کمپنیوں والے لڑیں گے آئی ایم ایف والے لڑیں گے امریکہ والے لڑیں گے عالمی عفریت لڑیں گے۔ قرآن حکیم کی ڈکشنری میں امامی خیانتیں ڈالنے والوں نے جو صلوٰۃ کی معنی آدھے پونے گھنٹے میں سارے دن کی پانچ نمازیں قرار دی ہیں ایسے لوگ بتائیں کہ اللہ نے جو موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی

مُوْسٰى وَ اَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّ اجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۷﴾ (87-10) یعنی اپنی قوم کے لئے مصر میں ٹھکانے تیار کرو گھر بنا کر فرعون سے آزادی حاصل کرنے کے لئے ایک ایک گھر کو تحریک آزادی کا ہیڈ کوارٹر بناڈالو جن گھروں میں تمہاری صلوٰۃ بھی قائم ہوتی رہے اب امامی پیروکار لوگ بتائیں کہ یہ فرعون کی سنگینوں کے سایے میں کونسی صلوٰۃ ہے؟ اگر یہ امامی فقہوں والی صلوٰۃ الخوف ہے تو بتایا جائے کہ صلوٰۃ الخوف کی جو تشریح تم لوگوں نے کی ہوئی ہے وہ اس اٰیت میں کہاں ہے؟ سو یہ صلوٰۃ تو آزادی حاصل کرنے کے لئے ہے جن میں متعلقہ مراکز میں فریڈم فائیٹر فورس کی بھرتی اور تربیت کی میٹنگوں کو صلوٰۃ کہا گیا ہے کہ جس رات کو دریا پار کرنے کے لئے چلنا ہے اسوقت کس کس کی کیا کیا ڈیوٹی ہو گی اپنی غلام قوم کے افرد کو بال بچوں سمیت کس کس محلے سے کون کون جتھ انہیں دریا پر لے جانے کی ڈیوٹیاں کس طرح سرانجام دے گا اس قسم کی جو ایجنڈا پر ہر روز گھر گھر میں میٹنگیں ہوتی تھیں اللہ نے انکو اس مقام پر اٰیت (87-9) میں واقیموا الصلوٰۃ کہا ہے اور ساتھ میں موسیٰ علیہ السلام کو رب تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ وبشرالمؤمنین یعنی مؤمن ساتھیوں کو فرعون کی پکڑ سے نجات کی خوشخبری بھی ضرور سناؤ۔

محترم قارئین! قراٰن حکیم نے لفظ صلوٰۃ کی معنی نظام قراٰن کی

ڈیوٹی اور سروس بتائی ہے بحوالہ (32-31-75) تو اس ڈیوٹی اور سروس کی ایک معنی سورت العنکبوت کے حوالہ سے آیت نمبر 45 میں جو رب تعالیٰ نے فرمایا کہ اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ (29-45) اس اٰیت کریمہ میں ایک حکم ہے کہ علم وحی کے احکام سے لوگوں کو قوانین سنایا کرو اس لئے کہ ولذکر اللہ اکبر یعنی اللہ کے قوانین ہی سب سے برتر اور اعلیٰ ہیں دوسرا حکم یہ سمجھایا کہ اللہ کے دئے ہوئے نظام قرأن کی ڈیوٹیوں کو قائم رکھا کرو جس کا فائدہ یہ ہو گا کہ ڈیوٹی پر کاربند رہنے سے معاشرہ کے بدکار لچے لفنگے ہر وقت آپ سے خطرہ میں رہیں گے کہ شہر کا کوتوال ہر وقت نگرانی پر ڈیوٹی پر مستعد اور مأمور ہے وہ اپنی سرکاری سروس سے کبھی بھی غیر حاضر نہیں رہتا (یعنی وہ ہر وقت صلوٰۃ کو قائم کئے ہوئے ہے) اس لئے جیسے ہی ہم کوئی جرم کریں گے تو پکڑے جائیں گے اسکا پھر نتیجہ یہ ہوا کہ جتنا بھی مصلی افسر مستعد اور ڈیوٹی کا پابند ہو گا تو اسکی حدود میں چور اور اچکے لوگ اتنا ہی برایوں بدکاریوں سے رکے رہیں گے شہر میں ملک میں امن عام ہو جائے گا ورنہ اگر جو صلوٰۃ کی معنی فارسی زبان والی مجوسی آتش پرستوں کی موجودہ نماز کی گئی تو پھر معاشرہ کے افسروں کی اپنی ڈیوٹیوں میں کوتاہی کی وجہ سے جرائم عام ہو جائیں گے اور قانون کی

حاکمیت ختم ہو جائے گی جس طرح قرآن حکیم نے فرمایا کہ ارایت الذی یکذب بالدین یعنی کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ قانون کی تکذیب ہو رہی ہے قانون کو جھٹلایا جا رہا ہے اور قانون سے لا ابالی شخص ایسا تو سر پھرا ہو گیا ہے جو فذالك الذی یدع الیتیم یعنی وہی مصلی ایسا شخص ہے جو بے سہارا لوگوں کو گلی گلی میں دھکے دے رہا ہے ڈانٹ رہا ہے صورتحال اتنی بگڑ چکی ہے جو ولا یحض علی طعام المسکین لوگ بوکھ مر رہے ہیں کوئی انکا پرسان حال نہیں ہے کوئی کسی محکمہ خوراک کے مصلی افسر سے بھوکے لوگوں کی خستہ حالی کی وجہ سے ان سے باز پرس کرنے والا بھی نہیں ہے پوچھنے والا ہی نہیں ہے پھر ایسی ناکارہ ڈیوٹیوں والے افسروں کو نا اہلی کی پاداش میں کیوں سسپنڈ نہیں کیا جاتا جو ایسے لوگ الذین هم فی صلاتهم ساهون یعنی وہ اپنی ڈیوٹیوں میں سست روی اور غلط کاریاں کر رہے ہیں اگر جو کبھی ڈیوٹی کرتے بھی ہیں تو الذین هم یراؤن وہ صرف دکھاوے کے لئے جس وقت جو کوئی انکا اعلیٰ افسر آنیوالا ہو تو یہ بھی وقت پر آجاتا ہے اور اس دن موویوں اور کیمیراؤں کے سامنے دکھاوے کے لئے غریبوں میں راشن کی تھیلیاں تقسیم کرتا ہے کہ اسکا اخبار میں فوٹو چھپ جائے کہ یہ بڑا کوئی غریب دوست افسر آیا ہے ویمنعون الماعون ورنہ سرکاری خوراک کے ذخائر کو تالے چڑھائے رکھتا ہے سورت الماعون (107)۔

محترم قارئین! غور کیا جائے یہاں اس سورت ماعون میں دو عدد بار لفظ

مصلین اور صلاتھم یعنی صلوٰۃ کا لفظ آیا ہے جن کی معنی صرف ڈیوٹی ہے نماز قطعاً نہیں ہے اگر بقول امامی علوم کے صلوۃ کی معنی نماز کریں گے تو معنی بنے گی کہ اور جو نہیں اکساتا مسکین کو کھانا کھلانے کے لئے تو ویل ہو گا ایسے نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز میں سستی کرتے ہیں پھر یہاں غور کیا جائے کہ آگے جو جملہ ہے ویمنعون الماعون یعنی روکتے ہیں راشن کے گوڈاؤن سے چشموں سے تو اب کسطرح معنی کی جائے گی کہ سستی کرتے ہیں نماز میں دکھاوے کے لئے نماز پڑھتے ہیں یعنی نماز میں سستی کرتے ہیں اور راشن کے ذخیرے روکے رکھتے ہیں، اب بتایا جائے کہ بھوکوں حاجتمندوں کے لئے ذخائر رزق کھول کر انہیں تقسیم کرنے کی ڈیوٹی دینی ہے یا ذخائر رزق کھول کر انکے گیٹ پر نمازیں پڑھنی ہیں؟ کیا تو تک ہے ترجمہ ڈیوٹی کے بجاء نماز قرار دینے میں جبکہ رب تعالیٰ نے آنیسٹ متقین افسروں کے شان میں فرمایا ہے کہ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾ (2-3) یعنی وہ متقین (یعنی آنیسٹ افسر) جو ایمانداری سے ڈیوٹیاں کرنے پر بن دیکھے بہتر نتائج ملنے پر ایمان رکھتے ہیں اس مقام پر قرآن حکیم نے یقیمون الصلوٰۃ کے بعد جملہ لایا ہے ومما رزقناھم ینفقون یعنی انکی اقامۃ صلوٰۃ وہ تو نتائج دیگی جو ہماری طرف سے انکی چارج میں دیا ہوا رزق وہ اس سے مستحقین پر خرچ کرنے والے ہوں گے۔ آگے یہی بات تکرار سے رب

تعالیٰ نے سورت انفال میں بھی لائی کہ الَّذِيۡنَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَؕ ﴿۳﴾ (3-8) مطلب کہ اقامۃ صلوۃ کو اللہ پاک نے رعیت کی خاطر انکے اندر تقسیم رزق کے عمل کی ڈیوٹی سے متعارف کرایا ہے۔

مزید سورۃ الرعد کی آیت 22 میں بھی جملہ اقاموا الصلوٰۃ کو جملہ وانفقوا مما رقناھم کے ساتھ ملا کر بیان کیا گیا ہے آخر کیا بات ہے جو ہر جگہ لفظ صلوۃ کو تقسیم رزق کے معاملہ کے ساتھ قرآن حکیم میں لایا گیا ہے مطلب کہ اللہ کے نزدیک اس بات کی بڑی اہمیت ہے کہ صلوٰۃ سے مراد نظام اتباع قرآن مقصود اور مطلوب ہے جس نظام سے لوگوں کو رزق ملے روٹی پانی ملے پھر سوچنے کی بات ہے کہ جس لفظ صلوٰۃ کی معنی اتباع نظام قرآن ہے تو جب اس لفظ کو ننانوے بار قرآن حکیم میں تکرار سے لایا گیا ہے پھر کیا بات ہے جو ہر موقعہ پر اسکی غلط معنی بے مقصد جامد قسم کی نماز کی گئی ہے جس پرشن لفظ نماز کی معنی میں انسانی بھلائی کا رتی بھر بھی فائدہ نہیں ہے اور یہ نماز آیت (205-7) کے بھی خلاف ہے سو اس تحریف معنوی کے پس منظر میں کھلم کھلا سازش ہے!! جس سازش کو قرآن نے سورت علق میں واشگاف کیا کہ كَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَيَطۡغٰٓىۙ ﴿۶﴾ اَنۡ رَّاٰهُ اسۡتَغۡنٰىؕ ﴿۷﴾ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجۡعٰىؕ ﴿۸﴾ اَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ يَنۡهٰىۙ ﴿۹﴾ عَبۡدًا اِذَا صَلّٰىؕ ﴿۱۰﴾ (10 تا 6-96) یعنی خبردار! انسان سرکش ہو گیا ہے جو خود کو وہ سرمایہ دار تصور کرتا

ہے اسے معلوم نہیں کہ اسکو اپنے رب کی طرف بھی لوٹنا ہے پھر وہ مستی میں آکر قرآنی نظام کے ور کر بندے کو روکتا ہے جب وہ اس کے لئے کچھ تحریکی عملی کام کرنے لگتا ہے (یونین سازی وغیرہ سے)۔

جو شخص خود کو نماز کے نام سے اللہ کا عبادت گذار اور دوست کہلاتا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے اس لئے کہ اللہ نے اپنی عبادت گذاری کی مکمل تصویر اور تفصیل سورت الاعراف کی آیت 205 میں سمجھادی ہے سو مروج مسجدوں میں پڑھی جانے والی نمائشی اور ریاء والی نماز عبادت نہیں ہے اللہ ایسی نمازوں سے بے نیاز ہے اور یہ اللہ کی سکھائی ہوئی اسکی عبادت کے بھی سراسر خلاف ہے جس کو سورت العلق نے بھی بتادیا کہ مروج نماز سرمایہ داروں کی ایجاد کرائی ہوئی ہے۔

صلوٰۃ عوام اور پبلک پر نہیں ہے

اللہ بادشاہ ہے وہ اپنا نظام قائم کرنے کے حوالوں سے کسی ایرے غیرے نتھو خیرے سے بات نہیں کرتا اقامۃ صلوٰۃ چونکہ نظام سے متعلق حکم ہے جس کے لئے فرمان ہے کہ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝۴۱ (22-41) قارئین لوگ ترجمہ پر غور کریں، فرمان ہے کہ جن لوگوں کو ہم ملک میں تمکن دیں اختیار دیں پاور دیں اقتدار دیں انکی ذمہ داری ہو گی کہ وہ ایسا نظام قائم کریں

جس سے وہ دے پائیں رعیت کو سامان پرورش زکوٰۃ کے معنی سال میں ایک بار ایک سو پر چالیسواں حصہ ڈھائی روپیہ دینا ہر گز نہیں بلکہ زکوٰۃ کی معنی میں ہر وقت ہر گھڑی سامان پرورش روٹی پانی علاج تعلیم اور مکان رہائش سب چیزیں زکوٰۃ میں آجاتی ہیں۔

ساتھ میں وزارت معارف کا ایسا توڑ سیپلین قائم کریں جس میں امر بالمعروف اور نھی المنکر پر بھی پورا پورا عمل قائم ہوتا رہے ان سب پر عمل کرنے کے بعد اللہ سے امید رکھیں کے تمہاری ریاست اور مملکت قدرے ترقی پاسکے گی۔

محترم قارئین! اس آیت کریمہ (41-22) کے ساتھ آیت کریمہ نمبر اٹھارہ سورت التوبہ کو پھر سے دوبارہ ملا کر غور سے پڑھیں جس میں فرمان ہے کہ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾ (9-18) یعنی عدالتوں کی کامیابی اللہ پر بھروسہ، اور آخرت کے حساب والے دن پر بھروسہ، اور رعیت کو سامان پرورش دینا ایسے سارے کام وہ آدمی کر سکتا ہے جو اللہ کے سواء کسی اور سے نہ ڈرتا ہو یعنی جب ایسے نہ ڈر آدمی ہوں گے پھر آسرا کریں کہ وہ راہ راست پر چلنے والے ہو سکیں گے۔ اب غور کیا جائے کہ موجودہ معاشرہ میں جتنے بھی مسجدیں بنانے والے اور نمازی لوگ ہیں

یہ تو کم سے کم سارے ڈر پوک بھکاری اور نکمے لوگ ہی نظر آتے ہیں۔
یہ سب اسو جہ سے کہ قراٰن حکیم کی مذکورہ اصطلاحی الفاظ کی معنی صحیح نہیں کی گئی ورنہ اگر غور کیا جائے گا تو صلوٰۃ کا اصطلاحی لفظ قراٰن حکیم میں بیس بار سے زیادہ تعداد میں قراٰن حکیم کی دوسری اصطلاح زکوٰۃ کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے اس مقام پر یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ اقامۃ صلوٰۃ اور زکوٰۃ دینا جب صرف حکومت کا ہی کام ہے بحوالہ (41-22) پھر اگر صلوٰۃ کی معنی مروج نماز تسلیم کی جائے تو ایسی نماز کے ساتھ نہ رزق تقسیم کرنے کا ڈپارٹمنٹ ساتھ میں ہے اور نہ ہی اتنے زخائرے رزق ہیں اور نا ہی نماز کے اسٹاف کے ساتھ محلے شہر تحصیل ضلع ڈویزن اور صوبہ کی حدود میں زکوٰۃ وصول کرنے والوں کی کوئ فہرست ہے اور نہ کوئی رجسٹر یا رکارڈ موجود ہے۔ اس بات سے تو ثابت ہوا کہ صلوۃ کی اگر معنی نماز قبول کی جائے تو اللہ عزوجل کا لفظ صلوٰۃ کے ساتھ اقامت کا لفظ اور زکوٰۃ کا لفظ ملا کر بیان کرنا تو محض بے کار اور فضول ہوا جس میں نماز کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والوں کا کوئی رکارڈ ہی نہیں ہے سو اس مقام پر ثابت ہوا کہ اللہ کے پیش نظر اقامۃ الصلوٰۃ کی اصطلاح سے با قائدہ ایک ڈپارٹمنٹ اور منظم سسٹم اور نظام کا قیام مقصود ہے اور اقامۃ الصلوٰۃ کے جملہ کے ساتھ بیس بار با قائدہ ایتاء زکوٰۃ یعنی مستحقین کو سامان پرورش دینے کی بات میں انکی فہرست اور رجسٹر کا ہونا بھی ایک آفیس کے طریقہ پر

رکارڈ کا متقاضی ہے جو کہ امام مافیا نے تحریف معنوی سے قرآن حکیم کو سیاسی کتاب اور انتظامی آفیشل رکارڈ رکھنے کی کتاب ہونے میں آج تک رکاوٹیں ڈالی ہوئی ہیں۔
پاکستان میں صدر ضیاء الحق جیسا بھی تھا اس نے زکوٰۃ ڈپارٹمنٹ قائم کیا مفتی محمود نے اسکی مخالفت کی اس کے باوجود زکوٰۃ ڈپارٹمنٹ قائم ہوگیا پھر تھوڑے ہی عرصہ بعد اسکا نام تبدیل کرکے اس کا نام بینظیر انکم سپورٹ رکھا گیا آخر اسکی کیا وجہ تھی اس سے بظاہر تو سندھی قوم کو بیوقوف بنانے کی چال مشہور کی گئی لیکن حقیقت میں قرآن مخالف مافیا نے سوچا کہ زکوٰۃ ڈپارٹمنٹ قائم کرنے سے لوگ کہیں آہستہ آہستہ ان کی والی غلط مشہور کردہ معنی یعنی ایک سوپر ڈھائی روپیہ وہ بھی ایک سال میں ایک بار سے امامی سازش کا پول نہ کھل جائے سو پورے ڈپارٹمنٹ کا نام تبدیل کرکے امامی تحریف کو بچایا گیا۔ اس بات سے صاف صاف ثبوت ملتا ہے کہ اس ملک میں فوجی حاکموں سے بھی کوئی مخفی طاقتور مافیائیں موجود ہیں جو مسلم ملکوں کو اپنے طریقے پر چلارہی ہیں ورنہ زکوٰۃ ڈپارٹمنٹ کو بے نظیر انکم سپورٹ نام دینے پر پی پی مخالف جماعتیں تو ضرور مخالفت کرتیں لیکن ان کو بھی مخفی طاقتوں نے دبائے رکھا۔ بہر حال اللہ عزوجل نے اقیموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ کا اکسیر نسخہ تو اس لئے دیا تھا کہ ہماری دنیا کو اس حکم سے خوش حال اور آزاد رکھو لیکن استحصالی سامراج نے اس راز کو سمجھ کر علم روایات کے

ذریعے اس سارے پروگرام کو بگاڑ دیا۔

نئی انقلابی ریاست کا مدار اقامۃ الصلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ پر

جناب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اصلی ملک کنعان سے جو بادشاہ اور اپنے ابا اُزر کا بھی وطن تھا سے یہ کہکر کہ وَ قَالَ اِنِّیۡ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیۡ سَیَهۡدِیۡنِ ﴿۹۹﴾ (37-99) اولاد سمیت جلاوطن ہوا اور جاکر مکہ نام کی نئی آبادی بسائی اس کے لئے فرمایا کہ میرے اس نئے بلد امین میں اللہ کا نظام ربوبیت نافذ ہوگا (37-99) اور اس میں جو ریاست قائم ہوگی وہ فلاحی اسٹیٹ ہوگی جس کی گڈ گورننس اتنی تو اعلیٰ درجے کی ہوگی جس کے نظام صلوٰۃ سے ملک کے باسیوں کو ایتاء زکوٰۃ یعنی سامان پرورش ملتا رہے گا۔ (73-72-21) (37-14)۔

اہل فارس والوں کی آتش پرستی والی نماز کو ان کے زرتشت نبی کے آنے کے کئی سو سال بعد میں مجوسیوں کے مانی نام کے امام نے آگ کی پوجا کرنے کے لئے ایجاد کی تھی جو مانی صاحب 215 عیسوی سن میں پیدا ہوا تھا اس حساب سے نماز کی ایجاد کو اٹھارہ سو سال سے بھی کم عرصہ ہوا ہے جبکہ علم وحی کی اصطلاح اقامۃ صلوٰۃ کی عمر جناب نوح علیہ السلام سے شمار کی جاتی ہے تو صلوۃ کی عمر چھ ھزار سال سے بھی زیادہ بنتی ہے پھر اٹھارہ سو سال کی عمر والی نماز کو چھ ہزار سال عمر کی پرانی اصطلاح اقامۃ الصلوٰۃ کے ترجمہ میں کس طرح لایا جا سکتا ہے؟۔

میں یہاں قارئین کی توجہ مبذول کراتا ہوں کہ آیت کریمہ 14 سورت طٰہٰ میں جو آیا ہے کہ اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ ﴿۱۴﴾ (20-14) یہاں اخیر میں اقم الصلوٰۃ لذکری کا ترجمہ جو تقریباً سارے مترجمین نے کیا ہے کہ قائم رکھ نماز کو مجھے یاد کرنے کے لئے اب بتایا جائے اللہ نے اپنی یاد جو (7-205) میں سکھائی ہے کہ وَ اذۡکُرۡ رَّبَّکَ فِیۡ نَفۡسِکَ تَضَرُّعًا وَّ خِیۡفَۃً وَّ دُوۡنَ الۡجَہۡرِ مِنَ الۡقَوۡلِ تو کیا نمازوں میں اللہ کی یاد کا جو حکم وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ میں دیا گیا ہے اسپر اٰیت کریمہ (7-205) میں دئے ہوئے ذکر کی طرح نماز مخفی نمونے دل میں بغیر آواز کے پڑھی جاتی ہے؟ اور یقیناً ساری امت کی نمازیں اٰیت کریمہ (7-205) کے بتائے ہوئے طریقے کے سراسر خلاف ہیں۔ کوئی اگر یہ فرمائے کہ ذکر اور چیز ہے اور صلوٰۃ اور چیز ہے تو اس مہربان کو سورۃ الجمعۃ کی اٰیت نمبر 9 پڑھنی چاہیے جس میں صلوٰۃ اور ذکر کو ہم معنی قرار دیا گیا ہے مطلب کہ صلوٰۃ ہرگز بھی نماز نہیں ہو سکتی اور نماز بھی ہرگز صلوٰۃ نہیں ہو سکتی دونوں میں بعد المشرقین ہے۔

جس صلوٰۃ میں مساکین کو روٹی پانی نہیں دیا جائے گا وہ نماز بن جائے گی۔

جنت کے مکین لوگ جہنم کے مجرموں سے سوال کریں گے کہ مَا سَلَکَکُمۡ فِیۡ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ (74-42) یعنی کس چیز نے تمہیں دوزخ میں پہنچایا؟ اسپر جہنم والے جواب میں کہیں گے کہ قَالُوۡا لَمۡ نَکُ مِنَ الۡمُصَلِّیۡنَ

﴿۴۳﴾ وَ لَمۡ نَكُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡكِيۡنَ ﴿۴۴﴾(74-44) یعنی ہم نے صلوٰۃ کی معنی نماز سمجھی تھی ہم نے صلوٰۃ کی معنی مساکین کو روزی روٹی کھلانا نہیں سمجھا تھا اس لئے ہم جہنم میں آن پہنچے۔

قرآن حکیم سے کچھ بھی پڑھنے کیلئے تلاوت کا لفظ استعمال کرنا ہو گا۔

پہلے سے طئے شدہ لکھی ہوئی عبارت علم وحی کی خواہ غیر وحی کی پڑھنے کو عربی زبان میں قرائت کہا جاتا ہے۔

کوئی بھی شخص اگر قرآن حکیم یعنی علم وحی پڑھے گا تو اسکے لئے صرف دوہی لفظ استعمال کرنے ہوں گے ایک تلاوت اور دوسرا قرائت۔ مطلب کہ تلاوت کا لفظ مخصوص ہے علم وحی کو پڑھنے کے ساتھ اور قرائت کا لفظ پہلے سے طئے شدہ لکھی ہوئی کوئی سی عبارت پڑھنے کو کہا جاتا ہے خواہ وہ علم وحی کی ہو یا غیر علم وحی۔

اور قال۔ اقول۔ یقول۔ تقولون، نقول وغیرہ کے الفاظ کسی بھی فی البدیہہ گفتگو میں مجلس میں استعمال ہونے کے لئے بولے جاتے ہیں۔

اب آئیں کہ ذیل کی آیت میں نماز اور صلوٰۃ کے فرق کو سمجھیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنۡتُمۡ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعۡلَمُوۡا مَا تَقُوۡلُوۡنَ۔۔۔(4-43)یعنی اے امن دینے کے ذمہ دار حکمرانو! اجتماع صلوٰۃ کے قریب نہ جائیں ذہنی تھکاوٹ کی کیفیت کے وقت اتنے تک جو جان سکیں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں اور آپ کو کہنا کیا ہے۔

یہاں قارئین مہربان سمجھ رہے ہوں گے کہ نمازوں کے اندر خاص قرآن حکیم کی عبارت تلاوت کی جاتی ہے یعنی اس میں پہلے سے طئے شدہ متن کی قرائت کی جاتی ہے۔ نمازوں کے اندر قال و قیل یعنی گفتگو نہیں ہوتی نمازوں کے اندر مقالہ جات نہیں ہوتے جو سیمیناروں اور کانفرنسوں میں پیش کئے جاتے ہیں اور جو سیمیناروں میں ان کے اوپر حاضرین مجلس کی لے دے ہوتی ہے سو یہ آیت کریمہ (4-43) صاف صاف بتارہی ہے کہ اجتماع صلوٰۃ ایک مقرر اور طئے شدہ ایجنڈا پر ایک سیمینار ہے میٹنگ جس کے اندر موضوع کے مطابق کنسلٹ ماہرین اپنے اپنے مقالے تیار کرکے آئیں گے جن کے اوپر شرکاء اجتماع دیگر ماہرین جوابی ڈسکیشن بھی کر سکیں گے یہ صورتحال نمازوں کے اندر نہیں ہوتی آیت ہٰذا میں رب تعالیٰ نے اجتماع صلوٰۃ کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ اس میں اتنے تک شریک نہ ہوں جتنے تک آپ کو یہ جانکاری نہ ہو کہ موضوع کیا ہے؟ دوسرے ممبر شرکاء نے کیا کہا ہے اور آپ کیا کہہ رہیں یہ ہے معنیٰ قرآنی جملہ حتی تعلموا ماتقولون کی۔

اجتماع صلوۃ صرف حکمرانوں کے لئے ہے۔

محترم قارئین! سورت مائدہ کی آیت نمبر بارہ اور تیرہ کو غور سے تلاوت کریں جن میں رب تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں میں سے انکے بارہ نمائندوں کے سلیکشن کی بات کی ہے جو یہ بھی کہ وہ بارہ سینیٹر یا

اسمبلی ممبر بھی انکے اندر کے داخلی قبائلی ممبر تھے یہ بات لفظ نقیب بتا رہا ہے کہ وہ باہر کے نہیں تھے اور اللہ کا عہد و پیمان بھی ان بارہ سے ہوا ہے اور ان کے ساتھ اللہ کا تعاون اور معیت مشروط ہے انکی اقامت صلوٰۃ سے وہ اسطرح کہ اگر وہ صلوۃ کی ڈیوٹی صحیح نہیں دیں گے تو انکی ممبر شپ ختم کی جائے گی یعنی صلوٰۃ نماز نہیں ہے کیونکہ نماز تو ساری پبلک سے پڑھوائی جارہی ہے اور اٰیت ھٰذا میں اجتماع صلوٰۃ کی ذمہ داریاں صرف کیبنٹ کے بارہ ممبروں سے منسلک بتائی جارہی ہیں جن بارہ رکنی ٹیم کو پابند بھی بنایا جارہاہے کہ آپ کو اپنی صلوٰۃ نامی میٹنگوں میں ایجنڈا اٰتیتم الزکوٰۃ کی ہے یعنی اس میں لوگوں کو سامان پرورش بھی دینا ہے سو اب بتایا جائے کہ قراٰن حکیم کی اس صلوٰۃ کی ذمہ داریوں کے ساتھ کہیں بھی مروج نماز کے تفاصیل میچ کھاتے ہیں؟؟؟

صلوٰۃ کی ذمہ داری P.H.D لیول کی میرٹ چاہتی ہیں جبکہ نماز پڑھنا ہر کسی پر فرض بتایا جاتا ہے

جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کو خطاب ہے کہ وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ (20-132)اس حکم کا خلاصہ یہ ہے کہ اپنے اہل ساتھیوں کو صلوٰۃ کی ذمہ داریوں کا حکم کرو جناب نوح علیہ السلام نے رب تعالیٰ کو درخواست کی کہ اِنَّ ابْنِىْ مِنْ اَهْلِىْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ (11-45)نوح

علیہ السلام نے پکارا کہ میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے تیرا وعدہ میرے اہل کو بچانے کا ہے جو تیرا وعدہ بھی حق سچ کا ہوتا ہے سو مجھے بیٹا بچا کر دے رب تعالیٰ نے فرمایا تیرا بیٹا تیری اُل میں سے ضرور ہے لیکن اہل میں سے نہیں ہے وہ اس لئے کہ اہل آدمی صالح ہوتا ہے تیرا بیٹا غیر صالح ہے خبر دار! نااہل کے لئے سوال نہ کرنا۔

مطلب کہ اہلیت صلاحیت چاہتی ہے میرٹ چاہتی ہے ہمارے نظام صلوٰۃ کے لئے مطلوب صلاحیتیں تم سب کو رزق کھلا سکتی ہیں ہم جب بار بار بتا کر آئے ہیں کہ نظام صلوٰۃ رزق کی بجیٹ کھپانے کا ہنر مانگتا ہے سو جو نظام صلوٰۃ کا ماہر ہو گا وہی آدمی وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (3-8) پر عمل کر سکے گا نیز اقامة صلوٰۃ کی کامیابی کا مدار قرآن حکیم اللہ کے دئے ہوئے نظریہ ذاتی ملکیت کے انکار (219-2) پر موقوف بتایا ہوا ہے مزید جس کے لئے یہ بھی فرمایا کہ وَ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (38-42) یعنی اللہ کے نظام ربوبیت (39-53) کو قبول کرنے کے بعد اسکی کامیابی کے لئے لازم ہے کہ آپکی پارلیمان مضبوط ہو آپ کا شورائی جوڑ نظریاتی بنیادوں پر ہو جس کا اساس اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۝ (29-35) پر ہو میں سمجھتا ہوں کہ قارئین لوگ سمجھ گئے

ہوں گے کہ اس آیت کریمہ کے حوالہ سے صلوٰۃ کی درستی اور کامیابی کے لئے پہلا شرط یہ ہے کہ مصلی آدمی ماہر قرآن ہو ساتھ میں اپنی ذاتی زندگی میں بھی اس کے اوپر عمل کرنے والا ہو یہ دونوں باتیں جملہ یتلون کتاب اللہ سے ملی ہیں آگے اقامۃ صلوٰۃ کے لئے جو بجٹ مخفی اور علانیہ خرچ کرنی ہے اسکے لئے حکومت کے دفاعی اخراجات کے مخفی رازوں کا ماہرانہ علم ہونا بھی ضروری ہے اور پبلک کے ظاہری فلاحی اخراجات کے اعداد وشمار کا علم بھی ضروری ہے ساتھ میں تجارتی لحاظ سے یقینی منافع کے آئٹم کون کون سے ہیں اور دنیا میں انکی پیداوار کس کس ملک میں زیادہ ہوتی ہے یہ سب اٰیت کریمہ کے جملہ یرجون تجارۃ لن تبور سے متعلق ہیں جن کا تفصیل میں نے یہاں سارے کا سارا نہیں لکھا ہے مطلب کہ ان سب باتوں کا علم رکھنے والے لوگ یہ صلوٰۃ ڈپارٹمنٹ کے مختلف شعبوں کے افسر اور نمائندے بن سکتے ہیں، جن کے لئے کمرشل شعبوں کا جتنا بھی تفصیل ہے بنکوں سمیت اٰیت کریمہ (29-35) کے اندر سما سکتا ہے۔ جو کہ وہ سب صلوٰۃ کی مدات میں گنے جائیں گے علاوہ ازیں مما رزقناھم ینفقون جملہ میں اقتصادی لحاظ سے ان گنت شعبے ہیں خواہ انکا تعلق زراعت سے ہو یا صنعت سے ہو مطلب کہ جملہ پراڈکشن کے ائٹم مما رزقناھم کے اندر آجاتے ہیں جن سب کی تعلیم کے ماہر لوگ ہی صلوٰۃ ڈپارٹمنٹ کے افسر ہو سکتے ہیں رہا معاملہ

نماز کا سو اسکے لئے جو امام مافیا نے دوران نماز پیٹ سے گیس خارج ہو جانے کی صورت میں نماز بمع وضو کے سب ٹوٹ جاتے ہیں جبکہ صلوٰۃ کے ٹوٹ جانے کی کوئی بھی بات گیس خارج ہو جانے سے قرآن حکیم نے کہیں بھی نہیں لکھی اور ایسی ٹوٹ جانے والی نماز کو تو ہر قسم کا جاہل یا روٹھا کو بھی پڑھ سکتا ہے۔

ربوبیت عالمین میں صلوٰۃ کا کردار رایڈ منسٹریشن اور اسٹیٹ سروس میں P.H.D لیول تک کا ہے جبکہ نماز کا ان سبجیکٹس سے کوئی تعلق نہیں

محترم قارئین! یہاں تک میں نے قرآنی اصطلاح اقیموا اصلوٰۃ پر بہت ہی کم لکھا ہے پھر بھی پڑھنے والے مہربان سمجھ گئے ہوں گے کہ صلوٰۃ کی معنی جب مختلف حکومتی شعبوں میں خدمت خلق کے لئے سروس اور ڈیوٹی کرنا ہے پھر جب ان جملہ ڈیوٹیوں کی تفاصیل پر سوچتے ہیں تو یہ سب اپنے جوہر میں جہانوں کی پالنے کے سب شعبے نظر آتے ہیں اس کے مقابلہ میں جب نماز کے اوپر سوچتے ہیں تو فرقہ جاتی مختلف نمازیں مختلف فرقوں کی مساجد جن کے باہر کی گیٹوں پر ہی لکھا ہوا آویزان بورڈ نظر آتا ہے کہ یہ مسجد بریلوی اہل سنت کی ہے یہ مسجد اثنا عشریوں کی ہے یہ مسجد بوہریوں کی ہے یہ مسجد فلاں کی ہے بعض مسجدوں والے اپنے سے غیر فرقوں کے لوگوں کو پہچان کر پوچھ بھی لیتے ہیں کہ آپ ہماری مسجد میں کیوں آئے؟ محترم قارئین! یہ سب کچھ اسوجہ سے ہے جو مسجد کی جو معنی و مفہوم قرآن حکیم سے ملا ہے وہ ہے

سرکاری دفاتر اور سرکاری آفیس (72-18) اس معنی کو کھول کر بھی قرآن حکیم نے سمجھایا ہے کہ وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾ (72-18) یعنی جملہ پبلک پکار آفیس اللہ کو پکارنے کے لئے ہیں تو اعلان کر دے کہ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ (72-20) میں تو اپنے رب کو پکارتے وقت اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناؤں گا مسجدیں تو اللہ کے قانون کے مطابق فیصلے جاری کرنے کے مراکز ہیں ان میں لوگوں نے عرصہ سے قوانین ربی کے نفاذ کے بجاء آتش پرست مجوسیوں والی نمازیں پڑھنی شروع کی ہوئی ہیں جبکہ اللہ نے سورت الاعراف میں اپنے یاد کرنے کے لئے کسی خاص مقام، مرکز، ٹھکانے کا ذکر نہیں کیا (7-205) ہر جگہ ہر وقت ہر حال میں مرد خواہ عورتیں اللہ کو یاد کیا کریں لیکن کیا کریں جو مجوسیوں والی نماز عباسی دور خلافت سے لیکر تادم تحریر سامنے سے آگ کو ہٹا کر پڑھی جاتی ہے بالخصوص مساجد کا عدالتوں والا کانسیپٹ تبدیل کر کے اندازاً دس دس منٹ کی ایک نماز پچاس منٹوں میں روزانہ کی پانچ نمازیں پڑھکر اپنے زعم میں لوگ اللہ کا قرضہ اتار رہے ہیں۔

لفظ اللہ کے ساتھ صفاتی لفظ اکبر کہنا شرک ہے

علم النحو میں یعنی عربی گرامر میں یہ قانون بتایا گیا ہے کہ اسم تفضیل کے وزن افعل کی خاصیت ہے کہ اس وزن کے لفظ کی جو بھی معنی ہوں وہ اتنی

بڑی اور زیادہ ہو جو اسکے مقابلہ میں اسی معنی والی دوسری کم اور چھوٹی شیء
ضرور ہو جس کے اندر یہی معنی تقابل کے وقت کم اور تھوڑی موجود ہو
مطلب کہ صرف یہ نہیں کہا جائے گا کہ زید افضل یعنی زید زیادہ فضیلت
والا ہے بلکہ کہا جائے گا کہ زید افضل من اکرم یعنی اکرم سے فضیلت میں
زید زیادہ بڑا ہے یا بڑی فضیلت والا ہے سو نمازوں کے اندر جب جب بھی
تکبیر کا جملہ شروع میں یا رکوع میں یا سجدہ میں جاتے وقت جو اللہ اکبر کہا
جاتا ہے تو علم نحو کے قانون کے حساب سے ایسی صورت میں کسی دوسرے
اللہ اصغر یعنی چھوٹے اللہ کا وجود تسلیم کرنا لازم ہو جائے گا جو کہ ایسا کرنا
سراسر شرک ہو گا یہی وجہ ہے جو قرآن حکیم میں اللہ کا اسم مبارک انداز
ایک ہزار بار استعمال ہوا ہے لیکن کسی ایک بھی جگہ اللہ کی صفت کے طور
پر اسکے متصل اکبر کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا قرآن حکیم میں اللہ کے ساتھ
جملہ میں لفظ اکبر کل 23 بار استعمال ہوا ہے ان میں سے جو تین جگہوں پر
رضوان من اللہ اکبر۔ ولذکر اللہ اکبر۔ اور لمقت اللہ اکبر جملے استعمال
ہوئے ہیں یہ تینوں جگہ لفظ اللہ مضاف الیہ ہے اور اکبر صفت مضاف لفظ
رضوان لفظ اکبر اور لفظ مقت کی ہے جو تینوں مضاف ہیں، اللہ کے لئے ان
موقعوں پر اکبر کی صفت نہیں ہے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾

(6-162) اس آیت کریمہ میں صلوٰۃ کے ساتھ مماثل اور برابر کے

ارکان زندگی بتائے گئے ہیں یعنی نسک نامی کلچرل ادائیں زندگی بخش کارنامے۔ اور ایسا موت جس سے ربوبیت عالمین کے کارناموں کو کوئی سہارا ملے۔ ان چاروں چیزوں کو گویا ربوبیت عالمین کے ہدف کو حاصل کرنے کے لئے انسان اپنا اوڑھنا اور بچھونا قرار دیکر زندگی گذارے اس سفر میں شرک سے دور رہے اور کسی کی جسمانی ذہنی غلامی کو قبول نہ کرے اور حیاتی کے سفر میں جتنا ہو سکے اختلافات سے دور رہے کیونکہ انکا اصل فیصلہ اللہ کے ہاں پہنچنے کے بعد ہی ہو سکے گا۔ دنیا میں فضول اختلافات کرنے والے وہ لوگ ہوتے جن کو کوئی بھلائی کا کام کرنا نہیں ہوتا۔

صلوٰۃ کی ڈیوٹی کرتے وقت خود کو براہ راست خدائی خدمتگار سمجھو

جناب قارئین! آیت نمبر (2-125) میں رب تعالیٰ نے بادشاہوں اور عالمی عدالت کے ججوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جس طرح میرا نمائندہ ابراہیم قَالَ اِنِّیۡ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ (2-124) کے عہدہ پر فائز تھا یعنی دنیا بھر کے انسانوں کا قائد تھا پیشوا، امام اور لیڈر تھا تو تم بھی جب اسکی گدی پر بیٹھ کر حکمرانی کر رہے ہو اور عدالت چلا رہے ہو خیال کریں کہ اپنے آپ کو کہیں محدود گروہی تنگ دائرہ کا نمائندہ تصور نہ کریں، جب تم لوگ ابراہیم کی مسند یعنی جملہ انسانوں کی قیادت کے منصب پر فائز ہو کر فیصلے کر رہے ہو تو ابراہیمی ورثہ سے ملی

ہوئی صلوٰۃ کو زر تشتیوں والی انفرادی جامد نماز بنا کر نہ رکھیں جس طرح امام بخاری نے اپنی حدیث کی کتاب میں سورت النجم کی اٰیت اَفَرَءَیۡتُمُ اللّٰتَ وَ الۡعُزّٰی ﴿۱۹﴾ وَ مَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الۡاُخۡرٰی ﴿۲۰﴾ (53-20) ان آیات میں مشرکین کے تین خدائوں کے بتوں کے نام ہیں جو کہ لات، عزیٰ اور منات ہیں۔ان کے تفسیر میں جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کو ان بتوں کو سجدہ کرنے والا بنادیا ہے اور دوسری جگہ آگ کو سجدہ کرنے کی حدیث بنا کر بھی لکھدی ہے تاکہ اس سے اپنے فارس والے آتش کدوں کی تائید جناب خاتم الانبیاء کے عمل سے منسوب علم حدیث کے بہانے حاصل ہو سکے۔ انااللہ واناالیہ راجعون۔

حوالہ جات کے لئے میرے مضمون بنام فریاد کو پڑھ کر دیکھیں جو میرے نام عزیز اللہ بوہیو پر بنائے ہوئے فیس بک کی آئی ڈی پر موجود ہے۔

صلوٰۃ فحاشیوں اور گناہوں سے روکتی ہے

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ ؕ (29-48) کئی نمازی لوگ سود کھاتے ہیں رشوت لیتے ہیں اور دیگر اخلاقی جرائم کے بھی مرتکب ہیں اسپر قراٰن کہتا ہے کہ ایسے لوگ نمازی ہوں تو ہوں لیکن مصلی نہیں ہو سکتے اس لئے کہ جب صلوٰۃ کی معنی ہے قراٰن کا پیروکار تو پھر ایسا آدمی فحاشی اور اعمال بد نہیں کر سکتا۔ ایسے کئی نمازیوں کو میں شخصی طرح پہچانتے ہوئے بھی انکا

تعارف لکھنا صحیح نہیں سمجھتا۔

نظام صلوٰۃ قائم کرنے کے لئے لوگ آپ سے لڑیں گے پھر تو بھی سینہ تان کر مقابلہ کرنا

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انۡحَرۡ ﴿۲﴾ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ ﴿۳﴾ (108) ہم نے تجھے قرآن دیا پھر ڈیوٹی کر اس دئے ہوئے نظام ربوبیت کی جو تیرے رب نے دی ہے تجھے کتاب کوثر (اس نظام کی ڈیوٹی دینے سے لوگ تجھ سے لڑیں گے پھر ایسے حال میں تو بھی انکے سامنے چھاتی کھول کر سینہ تان کر مقابلہ کے لئے چیلنج کرنا) پھر دشمن تیرا دم دبا کر بھاگ جائے گا۔

آدمی مسلم اور مؤمن کب بنتا ہے

محترم قارئین! سورت توبہ کی آیت نمبر ایک تاں سولہ تک مشرکین مکہ سے ماضی کے معاہدات اور حال کے نئے معاہدات کا ذکر ہے پھر انکی وعدہ خلافیوں اور معاہدات پر کاربند رہ کر امن کے ساتھ انپر عمل کرنے کا ذکر ہے سو آیت نمبر پانچ میں جب اشہر حرم کے گذر جانے کی بات کی گئی ہے تو شروع میں انپر پکڑ دھکڑ کے ساتھ انکو محاصروں میں جکڑے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ فَاِنۡ تَابُوۡا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَخَلُّوۡا سَبِیۡلَهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵﴾ (9-5) یعنی یہ مشرکین اگر توبہ کریں جن کی توبہ کی صداقت اسوقت قبول کی جائے گی

جس وقت وہ آپ کے نظام اقامۃ الصلوٰۃ اور ایتاء ر کوٰۃ کو تسلیم کر کے اسکا حصہ بن جائیں پھر آپ کو حکم ہے کہ فخلوا سبیلھم یعنی انپر سے محاسرہ ختم کر کے انپر لاگو کردہ ساری پابندیاں ہٹا دیں یہاں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کسی کے مشرک بنے رہنے کے بعد بھی اگر وہ اقامۃ الصلوٰۃ یعنی ایسے نظام کو قبول کرتا ہے جس سے ایتاء زکوٰۃ ہو یعنی رعیت کو سامان پرورش ملتا رہے پھر اللہ بھی ایسے لوگوں کی مغفرت کرے گا اس سے ثابت ہوا کہ اسلامی تعلیم کا اہم ستون اقامۃ صلوٰۃ ہے یعنی ایسا زکوٰۃ دینے کا نظام قائم کرنا ہے جس سے لوگوں کو سامان پرورش ملے۔ پھر ایسے لوگوں کے لئے آیت نمبر گیارہ میں یہ بھی فرمایا گیاہے کہ آپ ان کو اپنا دینی بھائی قبول کرو خواہ وہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں اس آیت نمبر گیارہ سے بعض علماء قراٰن نے انکا ایمان لانا لکھاہے لیکن انکی یہ بات غلط ہے قراٰن حکیم اسی ایت گیارہ میں انکے مشرک رہنے کے باوجود صرف انکی اقامۃ صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ کو ماننے کی وجہ سے بھی آپکا دینی بھائی تسلیم کرنا مراد ہے اس سے ثابت ہوا کہ وہ صلوٰۃ جس سے معاشرہ کے لوگوں کو سامان گذر سفر ملجائے دین اسی کا نام ہے۔ جہانتک بات ہے باقائدہ مسلم ہو جانے کی اس کا قراٰن حکیم نے سورت توبہ کی آیت نمبر اٹھارہ میں ذکر کیاہے سو قارئین بھائی ان تینوں آیات کو غور سے پڑھیں جن سے یہ بات کھل کر سمجھ میں آجاتی ہے کہ مومن اور مسلم میں کیا فرق

ہے صلوٰۃ زکوٰۃ میں عملی تعاون مشرک کا بھی اللہ نے آیات پانچ اور گیارہ میں قبول کر دیا ہے مؤمن بننا یعنی ایسا انقلابی جو وَ لَمَّا یَدۡخُلِ الۡاِیۡمَانُ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ ؕ (14-49) یعنی آپ کا نظریاتی بھائی صرف اسکو کہا جائے گا جس کے دل کی گہرائیوں میں ایمان اترے۔ اس مختصر گذارش سے امید ہے کہ صلوٰۃ کی معنی سمجھ میں آگئی ہو گی کہ اسکا کل خلاصہ یہ اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ ہے کہ ایسا نظام قائم کرنا جس سے رعیت کو سامان پرورش ملے سو یہود و مجوس اور نصاریٰ نے جب دیکھا کہ قراٰن کی یہ اصطلاح اسلامی انقلاب کو دنیا پر حاوی کرنے کے لئے بڑی اہم ہے اسلئے انہوں نے تحریف معنوی کے ہنر سے صلوٰۃ کی معنی آتش پرستوں والی نماز قرار دے دی جس سے امت فرقوں میں بٹی رہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ اٰیت نمبر پانچ اور گیارہ سے صلوٰۃ کا عمل ہر فرمانبردار شہری خواہ وہ مشرک یہودی مجوسی نصاریٰ وغیرہ ہو وہ بھی سرانجام دے سکتا ہے جبکہ انکی والی علم حدیث کی نماز غیر مسلم آدمی نہیں پڑھ سکتا۔

اس پر ایک بات بتاتا چلوں کہ ہمارے علائقہ میں مہینہ رمضان کے اندر ایک ہندو شخص مسلمان بنا، پھر رات کو عشاء کی نماز جب اسکو جماعت کے ساتھ پڑھائی تو اس میں بیس رکعات تراویح بھی اسے پڑھنی پڑی، نماز کے بعد اس نے پوچھا کہ یہ اتنی لمبی نماز تم لوگ ہر روز پڑھتے ہو؟ جواب میں اسے بتایا گیا کہ ہمیشہ نہیں پڑھتے صرف اس مہینہ رمضان

تک پڑھتے ہیں اسکے بعد نہیں پھر اسنے جواب میں کہا کہ اچھا میں ماہ رمضان گذرنے کے بعد مسلم بنوں گا۔
حقیقت میں صلوٰۃ اس کے متعلقہ ماہرین کی میٹنگوں میں پاس کردہ اسکیموں پر عمل کرنے کا نام ہے۔ جب کہ نماز مقرر اور طئے شدہ ارکان کے پڑھنے اور رٹے لگانے کا نام ہے۔ اس وجہ سے صلوٰۃ نماز نہیں ہو سکتی اور نماز صلوٰۃ نہیں ہو سکتی۔

بخدمت جناب اسپیکر قومی اسیمبلی و چیئر مین سینیٹ پاکستان اسلام آباد
بخدمت جناب وزیر اعظم پاکستان اسلام آباد
بخدمت جناب مرکزی وزیر تعلیم پاکستان اسلام آباد
بخدمت جناب چیئر مین یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اسلام آباد
بخدمت جناب چیف جسٹس سپریم کورٹ اسلام آباد

سبجیکٹ:

عربی دینی مدارس کے نصاب تعلیم میں پڑھائی جانے والی درس نظامی کی دینیات میں جو امامی علوم حدیث فقہ اور تفسیر بالروایات پڑھائے جارہے ہیں وہ ٹوٹل خلاف قرآن ہیں اس لئے ان جملہ مضامین کو نصاب درس نظامی سے خارج کیا جائے۔ بحکم قرآن کہ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ (3-

39) خبردار! کیا اللہ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس کے دین خالص سے انسانوں کو تعلیم دی جائے۔ اور فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾ (45-50) یعنی قوانین اور نصائح دین، خالص تعلیم قرآن سے سکھائے جائیں۔

ہماری اس درخواست اور مطالبہ کا ثبوت مذکورہ آیات قرآن سے ثابت ہو چکا لیکن تاریخ اور اس کے ساتھ ولی عہد محمد بن سلمان نے واشنگٹن پوسٹ 28 مارچ کو جو انٹرویو دیا ہے کہ امریکا اور مغربی ملکوں نے ہمیں پریشرائیز کیا تھا کہ سوویت یونین کو ختم کرنے کے لئے وہابیت کو فروغ دیا جائے اور ان کے مدارس اور مساجد میں اضافا کیا جائے یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ بنو عباس کے دور خلافت سے لے کر امت مسلمہ قرآن کو چھوڑ کر یہود مجوس اور نصاریٰ کے تیار کردہ علوم کی پیروکار بنی ہوئی ہے جن علوم کو ترکوں سے عربوں کو علحدہ کرنے کے دنوں میں وہابیت کا نام دیا گیا تھا۔

سو فقہ القرآن کا نصاب قرآن حکیم سے اخذ کر کے اسے عربی مدارس کے دینیات کا نصاب قرار دیا جائے اور ملکی عدالتوں میں امامی فقہوں کے بجاء فقہ القرآن کے قوانین نافذ کئے جائیں۔

حکومت سعودیہ امت مسلمہ کے سامنے ولیعہد محمد بن سلمان کے

اعتراف گناہ سے وعدہ معاف گواہ

عزیز اللہ بوہیو(0304-3532023)

تازہ چند دنوں سے ملکی میڈیا پر وسیع پیمانے کے حساب سے شہزادہ محمد بن سلمان ولی عہد سلطنت مملکۃ سعودیہ عربیہ کا ایک قسم کا اعترافی بیان آیا ہے کہ ہم ذمہ دار سلطنت سعودی حکومت والے ایک عرصہ سے مغربی ملکوں کے دباء پر عالم اسلام میں وہابیت کو فروغ دیتے رہے ہیں۔

وہابیت کیا ہے؟

فرقہ وہابیت کی نسبت حکومت سعودیہ کے شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کے نام سے منسوب کی ہوئی ہے جو وہ ایک مذہبی فرقہ ہے جسکا ٹوٹل مطلب یہ ہے کہ دین اسلام کے جملہ قوانین کا مأخذ واحد بجاء قرآن حکیم کے صرف اور صرف علم روایات بنامی علم الحدیث کو قرار دیا جائے۔ جبکہ اسلامی انقلاب کا فکری مدار اور مأخذ جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کے زمانہ سے لیکر خلفاء قریش کے دور 132 ہجری تک صرف قرآن حکیم کی تعلیم پر تھا اور عدالتی باءلاز بھی صرف قرآن حکیم سے ہی بنائے ہوئے تھے اور یہ حکم خود جناب رسولاللہ کو تھا کہ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿٤٥﴾ (45-50) یعنی صرف قرآن سے لوگوں کو قوانین سناؤ) پھر جو علمی ذخیرہ اٰل محمد کے نام پر لائے ہوئے انقلاب کے وقت زیدی شیعوں کے ائمہ اربعہ اہل سنت جن کا امام اعظم ابو حنیفہ ہے اس نے عباسی خلفاء کے دور حکومت میں بجاء قرآن کے علم حدیث کو مأخذ قرار دیکر اپنا فقہ مستنبط کیا تھا اور قرآنی باءلاز کا تیار کردہ ٹوٹل ذخیرہ علم عباسی حکومت نے اقتدار پر آتے ہی جلا دیا تھا اور انکے اس ذخیرہ علم

کے جلانے اور دریا برد کرنے کا الزام ہلاکو کے لائے ہوئے انقلاب کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔

محمد بن عبد الوہاب کی شخصیت اور تاریخ پڑھنے کیلئے کتاب ہمفرے کے اعترافات پڑھی جائے جو انٹرنیٹ پر موجود ہے کہا جاتا ہے کہ ہمفرے جو ایک برطانیہ کا سی آئی ڈی افسر تھا اور محمد بن عبد الوہاب کو شیخ الاسلام بنانے میں سارا کردار اسکا ہے بقول کسی کے یہ اصل میں کرنل لارینس آف عربیہ کا فرضی نام ہے جو لارینس سات سال تک مسجد نبوی کا شہر مدینۃ المنورہ میں پیش امام بھی رہا ہے شہزادہ ولی عہد محمد بن سلمان نے جو اپنے حالیہ بیان میں کہا ہے کہ ہمنے مغربی ملکوں کے دباء پر وہابیت کو فروغ دیا ہے سو کرنل لارینس کو مسجد نبوی میں کرم شاہ کے نام سے پیش امام بنائے رکھنا بھی اسی دباء کا ایک حصہ ہو سکتا ہے۔

علم حدیث کب سے؟

ویسے علم حدیث کو سرکاری پاور سے بنو عباس کے لائے ہوئے انقلاب کے وقت پہلے سے موجود قرآن حکیم سے مأخوذ علم حکمرانی کو جلانے کے بعد مسلم دنیا میں رائج کیا گیا بلکہ انکے بنائے ہوئے علم حدیث کی روایات جو انہوں نے رد قرآن کی خاطر جناب محمد علیہ السلام کے اسم گرامی کی طرف منسوب کرکے لکھی تھیں ان کے حوالوں سے مسلم امت کی تاریخ بھی مکمل فرضی اور جعلی ہے جو اسکے مأخذ علم حدیث کی طرح کی بنادی گئی ہے جس کے اندر تاریخ اسلام کے کئی خلفاء بھی فرضی ہیں اور انکے ادوار کے سیاسی فیصلے اور جنگوں تک کے واقعات بھی فرضی لکھ ڈالے

گئے ہیں جن کے جھوٹے اور فرضی ہونے پر میں نے قرآن حکیم کے حوالہ جات سے دلائل دیئے ہوئے ہیں اسپر مجھے کئی لوگوں نے کہا کہ قرآن حکیم تو جنگ جمل، جنگ صفین، جنگ نہروان، جنگ کربلا، سے کافی وقت پہلے کا ہے سو آپکے قرآن سے حوالہ جات کیسے درست ہوسکتے ہیں انکے جواب میں اور میرے دلائل قرآنی کی تائید میں ہر ایسے سوال کرنے والے کی خدمت میں، میں آیت قرآن حکیم وَلَتَعۡلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعۡدَ حِيۡنٍ ﴿۸۸﴾ (88-38) پیش کیا کرتا ہوں جسکا مطلب ہے کہ ضرور تم لوگ قرآن حکیم کی دی ہوئی خبروں کو وقت گذرنے کے ساتھ جانتے رہوگے۔ کیونکہ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۸۷﴾ (87-38) یہ کتاب قرآن جہانوں کو بھٹکنے سے بچانے والی نصیحت کی کتاب ہے جو قیامت تک آپ کی رہنمائی کرتی رہے گی۔

علم حدیث کیوں اور کس نے بنایا

خلیفہ ثانی کے دور میں جب فارس اور روم فتح ہو گئے اور قرآن حکیم کے بتائے ہوئے اطلاع کے مطابق کہ یہود خیبر و مدینہ سے جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کے زبانی آرڈر سے بغیر جنگ کے جلاوطن کئے گئے تھے بحوالہ (6-2-59) سورۃ الحشر) علم حدیث کے جنگ خیبر کا واقعہ تو جناب رسالت مآب اور نزول قرآن کے زمانہ کی بات ہے اسکے باوجود جنگ خیبر سے متعلق ہزاروں حدیثیں بنائی ہوئی ہیں جنہیں جنگ کے حوالہ سے جناب رسول کو ایک یہودی سردار کی نئی بیاہی ہوئی صفیہ نامی بیوہ دلہن بیاہی گئی ہے وہ بھی بغیر نکاح کے۔ میں نے یہ مختصر بات صرف اسلئے لکھی ہے کہ قارئین لوگ علم حدیث کے بتائے ہوئے

فرضی واقعات، تاریخ اور کم سے کم جناب رسول کی ازواج مطہرات کے بارے میں دی ہوئی غلط معلومات کو مشت نمونہ خروار سمجھ لیں کہ جب رسول علیہ السلام کے دور کی جنگ خیبر ہی فرضی بنی جنگ میں یہودیوں کے سردار کے قتل ہو جانے کا قصہ بھی فرضی اور اسکی صفیہ نامی دلہن بھی فرضی اور اس دلہن کا جناب رسول علیہ السلام سے بیاہ بغیر نکاح کے بھی فرضی، تو علم حدیث کے صرف اسی ایک واقعہ میں غور کیا جائے کہ کتنے جھوٹ ہو گئے جس ناکردہ جنگ میں خیبر کا قلعہ توڑنے والا علی اور اسکو اسوقت آنکھوں میں درد ہونے کا قصہ پھر جنگ خیبر کے حوالہ سے علی دا پہلا نمبر وغیرہ تاریخ کے یہ کتنے تو جھوٹ بن گئے جن کا روایات کے حوالوں سے میں اس مختصر مضمون میں پورا احاطہ بھی نہیں کر سکتا۔

سو علم حدیث جو بنو عباس کے دور سے مسلم امت کے اندر انکی درسگاہوں اور عدالتوں کے تعلیمی اور قانونی نصاب کا قرآن کے عیوض متبادل بنایا گیا ہے جس میں جنگ خیبر کے ہونے سے متعلق قرآن حکیم نے جو تردید بھی فرمائی ہے اب بقیہ جو مسلم تاریخ ہے جس کے بعد از نزول قرآن کے جتنے بھی واقعات ہیں ان پر قارئین لوگ خود غور فرمائیں کہ ان میں کتنی سچائی ہو گی۔

علم حدیث کی کوالیٹی

قارئین حضرات بخاری کی اس حدیث پر بھی غور کریں جس میں کہا گیا ہے کہ وہ زمانہ بہت قریب ہے جب کہ مسلمان کا بہترین مال بکریاں

ہوں گی جن کو وہ پہاڑوں کے دروں اور جنگلوں میں لے جا کر چلا جائے اور اپنے دین کو فتنوں سے محفوظ رکھے۔ میں اس حدیث پر اپنی طرف سے کوئی تبصرہ کرنے کے بجاء قارئین کی خدمت میں ایک اٰیت قراٰن پیش کرتا ہوں پھر آپ خود محاکمہ کریں کہ قراٰن کس طرف بلاتا ہے اور علم حدیث کس طرف؟ فرمان ہے کہ يَآاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَا لَكُمۡ اِذَا قِيۡلَ لَـكُمُ انْفِرُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اثَّاقَلۡتُمۡ اِلَى الۡاَرۡضِ‌ ؕ اَرَضِيۡتُمۡ بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا مِنَ الۡاٰخِرَةِ‌ ۚ فَمَا مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا فِى الۡاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيۡلٌ ﴿۳۸﴾ (سورت توبہ آیت نمبر 38) اے دنیا کو امن دینے والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے جو جب کہا جاتا ہے تمہیں کہ جنگ کرو عوام کے حقوق کی خاطر تو جواب میں تم بھاری بن کر زمین کی طرف جھک جاتے ہو۔ کیا تم دنیا کی حیاتی پر آخرت کے مقابلہ میں خوش ہو گئے ہو۔ دنیا کا سازو سامان تو آخرت کے مقابلہ میں کوئی ویلیو نہیں رکھتا۔ اب کوئی بتائے کہ قراٰن کس طرف بلاتا ہے اور یہود مجوس اور نصاریٰ کا بنایا ہوا علم روایات کس طرف بلاتا ہے؟!!!

میں یہاں مملکۃ سعودیہ کے مدار لمہام ولیعہد محمد بن سلمان کے انکشاف کی روشنی میں کچھ گذارشات عرض کرنا چاہتا ہوں جس میں وہ فرماتے ہیں کہ وہابیت کو فروغ دینے کے لئے ہمیں مغربی طاقتوں نے انکے لئے مدارس اور مسجدیں زیادہ سے زیادہ بنا کر دینے کا حکم دیا تا کہ ان مراکز کو ہم سوویت انقلاب کو شکست دینے کیلئے کام میں لا سکیں

یہاں قارئین غور فرمائیں کہ قرآن کا فلسفہ عورت و مرد کی برابری کی تعلیم دیتا ہے (2-228) علم حدیث کی روایات عورتوں کے لئے جہنم میں جانے کی بڑی تعداد قرار دیتی ہیں علم وحی کی تعلیم قرآن سے ہی مارکسزم میں ذاتی ملکیت کی نفی کا نظریہ اختیار کیا گیا ہے (219-2) جبکہ علم حدیث میں جاگیرداری کو جائز قرار دیا گیا ہے اور قرآن حکیم میں غلامی کو ناجائز قرار دیا گیا ہے (8-67) (4-47) علم حدیث کے فلسفہ معاشرت میں طبقاتیت کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ قرآن حکیم نے انسانوں کو بتایا ہوا ہے کہ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ (2-213) یعنی تم لوگ امۃ واحدۃ تھے۔ پھر تم اختلافات میں پڑ کر بکھر گئے اور بنیاد معاشی مساوات کے لئے بھی فرمایا کہ وَ قَدَّرَ فِیۡهَاۤ اَقۡوَاتَهَا فِیۡۤ اَرۡبَعَةِ اَیَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیۡنَ ﴿۱۰﴾ (41-10) یعنی زمین ے اندر چار مرحلوں میں ذخائر روزگار ودیعت فرمائے حاجتمندوں کے درمیان مساوات اور برابری کے حساب سے اسکے بعد اللہ نے اپنے انبیاء بھیجے جو اسکا دیا ہوا علم وحی لے آئے تمہارے اختلافات کو دفع کرنے کیلئے جس کی تفصیل کردہ اٰیات کا مقصد صرف یہ تھا کہ تم اپنے ہدف امۃ واحدہ کی طرف لوٹ کر آؤ (7-174) مطلب کہ شکست فارس اور روم کے ازالہ کیلئے یہود مجوس اور نصاریٰ کے حکمرانوں نے اپنی شکست اور مستقبل میں اسکے ازالہ کیلئے تینوں مفتوحین نے اپنے دانشوروں کی تھنک ٹینک بٹھائی کہ وہ غور کریں اور اسباب شکست کے ازالہ کیلئے کوئی راستہ بتائیں تو انہوں نے جو رپورٹ تیار کی وہ یہ تھی کہ عربوں کی یہ فتح انکی

اپنی نہیں ہے یہ انکی فتح انکو ملی ہوئی کتاب قرآن کے انسان دوست اصولوں کی ہے سو اب جو ان سے بدلہ لینا ہے تو وہ قرآنی تعلیم سے بدلہ لیا جائے جس کے رد میں قرآن کو لائے ہوئے نبی کے نام سے منسوب حدیثوں کا ایسا علم بنایا جائے جو وہ عرب پھر سے ہماری طرح کے کیپیٹلسٹ بنجائیں اور نبی کے اولین ساتھیوں کی مذمت میں اب جو ہم علم حدیث کی روایات تیار کریں اسمیں رسول کو ان روایات کے اندر ایسے افراد بطور اٰل کے دیں جن کے ساتھ اصحاب رسول کی رقابت کی روایات تیار کریں ان روایات کے اندر پھر رسول کی جاء نشینی اور خلافت کا استحقاق حکم قرآن میرٹ (2-124) کے بجاء آل کے رشتہ کا استحقاق قرار دیکر نبی کے ساتھیوں کو انکے حق کا غاصب اور دشمن اٰل رسول ٹھہرائیں۔ اور ہمارے بنائے ہوئے علم حدیث سے مسلم امت ہمیشہ فرقوں میں منقسم ہوکر آپس میں دست و گریباں رہے پھر مجوسی یہودی اور نصاریٰ کے ان دانشوروں کو امامت کے القاب دیکر مسلم امت میں داخل مشہور کیا گیا پھر آج تک ان جبہ پوش اماموں کے تیار کردہ علوم کو بجاء قرآن کے اسلامی تعلیم کا نصاب قرار دیا گیا جن کا علم اٰل رسول اور اہل بیت کے القاب سے آج تک امت مسلمہ کی درسگاہوں میں پڑھا پڑھایا جارہا ہے۔ انگریز جب سترھویں صدی عیسوی میں تجارت کے بہانے سے ہندستان میں آیا تو اسنے سو سوا سوَ سال تک اپنے پاؤں جمالئے تھے اسپر ہند کے عوام نے اٹھارہ سو ستاون میں اپنے مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو قائد بنا کر انگریزوں کے خلاف تحریک چلانے میں شروع ہوگئے

انگریزوں نے بڑی شدت سے مقابلہ کیا اس جنگ کو انہوں نے غدر کی جنگ کا نام دیا جسکی معنی غداروں کی جنگ انگریزوں نے گرفتار شدہ سارے لوگوں کا سر قلم کر کے انکو سزاء موت دی بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو بیٹوں سمیت گرفتار کر کے رنگوں لے جاکر قتل کر دیا ان دنوں اس جنگ میں مولانا محمد قاسم نانوتوی بھی بڑے پیمانے پر یہ جنگ لڑ رہے تھے جسکو شاملی کے محاذ پر اسکے لشکر سمیت گرفتار کیا گیا عام سپاہ والے تو سزاء موت قبول کر کے واصل باللہ ہو گئے البتہ مولانا محمد قاسم نانوتوی کو کہا گیا کہ آپ اگر ہمارے دو شرط قبول کریں گے تو آپ کی سزا معاف اور آئندہ آپ ہمارے دوست ہوں گے مولانا نے کہا کہ شرط بتاؤ!! وہ شرط بتائے گئے کہ آپ ایک دینی مدرسہ قائم کریں جس کے اندر علم حدیث کی کتابیں بخاری مسلم ترمذی ابو داؤد نسائی ابن ماجد یہ صحاح ستہ کے نام سے پڑھائیں پھر ان کتابوں کے استاد تیار کر کے سارے ہندستان کے عربی مدارس میں انہیں وہاں بھیج کر ان کتابوں کو پڑھانے کیلئے مقرر کریں۔ دوسرا شرط یہ ہے کہ آپ ایک فتویٰ جاری کریں کہ آج کے دور میں اگر کوئی شخص اپنے لئے نبی ہونے کی دعویٰ کرے تو محمد علیہ السلام کی ختم نبوت پر کوئی اثر نہیں ہو سکے گا پھر نانوتوی صاحب نے یہ دونوں شرط قبول کئے اور انکے اوپر عمل بھی کیا مدرسہ دارالعلوم دیوبند قائم کرنا تو عالم آشکار چیز ہے اور جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کے بعد کسی کے نبی بننے کی بات بڑی چالاکی سے لکھی ہے وہ بھی حدیث کی کتاب ترمذی کی ایک ایسی بوگس حدیث کے بہانے سے جس میں لکھا ہوا ہے

کہ سات آسمانوں کی طرح سات زمینیں بھی ہیں اور نچلی ہر زمین میں آپکے آدم کی طرح آدم ہے نوح کی طرح نوح ہے ابراہیم کی طرح ابراہیم ہے موسیٰ کی طرح موسیٰ اور عیسیٰ کی طرح عیسیٰ ہے اور محمد علیہم السلام کی طرح ایک اور بھی محمد ہے۔ مولانا نانوتوی صاحب نے یہ فتویٰ اپنی ایک کتاب بنام تحذیر الناس میں لکھی ہے یہ کتاب مکتبہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی کی شائع کردہ ہے جسکی ایک کاپی میں نے بھی اپنے پاس خرید کر کے رکھی ہوئی ہے انگریز اس فتویٰ سے کیا کام لینا چاہتا تھا یہ بات سمجھنا کوئی مشکل مسئلہ نہیں ہے البتہ مرزائی لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کی تائید میں نانوتوی صاحب کی اس فتویٰ کا سہارا بھی لیتے ہیں اور مدرسہ دارالعلوم دیوبند کے قیام سے پہلے جو مدارس عربیہ کے دوعدد نصاب تعلیم ہندستان کے مدارس عربیہ میں جاری تھے ایک بنام درس نظامی جو مولانا نظام الدین سہالوی نے اورنگ زیب کے زمانہ حکومت میں ترتیب دیا تھا دوسرا نصاب مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی کے نام سے ترتیب شدہ سیالکوٹی نصاب رائج تھے۔

ان دنوں کے اندر حدیث کی مذکور چھ عدد کتابیں نصاب میں شامل نہیں تھیں کسی کو جستجو کا شوق ہو تو وہ کتب فروشوں کے ہاں کتاب "تاریخ درس نظامی" خرید کر پڑھے جو میں نے بھی تین عدد جدا جدا مصنفین کی لکھی ہوئی کتابیں خرید کر کے رکھی ہوئی ہیں۔ میں یہاں قارئین کی توجہ مبذول کراؤں گا کہ وہ غور کریں کہ انگریز جن دنوں برصغیر میں تجارت کی آڑ میں آئے تھے پھر انہوں نے عوام کے مذاہب

اور انکی تعلیم کے نصاب پر کیا کیا تو تحقیق کی ہوئی تھی جو کم سے کم دین اسلام کے نام کے عربی مدارس کے نصاب تعلیم میں انہوں نے کیا تو کمی محسوس کی جو انکے بڑوں نے آج سے چودہ سو سات سال پہلے عباسی خلافت کے شروع میں جو خلاف قرآن اور قرآن کے رد میں مسلم امت کے نصاب تعلیم میں دینیات کے نام سے علم حدیث علم فقہ علم کلام اپنے امامی دانشوروں سے لکھوا کر اسے دینی تعلیم کے نام سے داخل نصاب کرایا تھا۔ انہوں نے اسے ہندستان کے عربی مدارس کے نصاب درس نظامی میں نہیں پایا اور لے دے کے جو خلاف قرآن کتاب حدیث مشکوٰۃ اور امامی فقہوں کا موضوع نصاب میں موجود تھا تو انکا مأخذ اصحاب رسول اور جناب رسول پر تبرا سے بھرپور، علم حدیث نصاب میں نہیں تھا اسے انگریز نے مولانا محمد قاسم نانوتوی سے اسکی اپنی سزاء موت کے بدلے میں اسلام کے لئے سزاء موت بنام صحاح ستہ نامی علم حدیث کی تعلیم کی صورت میں قبول کرائی جو انگریز اپنے اکابرین کے تیار کردہ اسی امامی علوم کے متعلق ضرور جانتے تھے۔ کہ اس نصاب کو پڑھنے والی امت کبھی بھی سچائی اور حقانیت پر متحدہ ہو کر مخالفوں کا مقابلہ نہیں کر سکے گی کیونکہ علم روایات میں ایک حدیث ایسی بھی ہے کہ اختلاف امتی رحمۃ۔ یعنی میری امت کے آپس میں اختلاف رحمت ہیں جبکہ قرآن حکیم نے اختلاف اور تفریق ڈالنے والوں کے لئے عذاب عظیم لکھا ہے(105-3) اور اختلاف ڈالنے والوں کے بارے میں قرآن کا فرمان ہے کہ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ لَفِىْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿١٧٦﴾ (176-

2)یعنی اختلاف کرنے والے دور کی بد بختی میں ہیں پھر جو مولانا محمد قاسم نانوتوی نے انگریز حکومت کے کہنے پر اپنی جان بچانے کیلئے علم حدیث کا موضوع درس نظامی میں شامل کیا تو اسکے قائم کردہ مدرسہ دارالعلوم دیوبند کے ثناخوانوں نے اتنی حد تک مدرسہ کی تعریفیں لکھی جو ہمیں ہمارے استادوں نے سنایا کہ جناب نانوتوی کو نیند میں جناب رسول علیہ السلام کی زیارت ہوئی اور خود آں جناب نے ایک عصا سے مدرسہ کے پلاٹ کی لکیر کھینچ کر فرمایا کہ اس جگہ پر مدرسہ قائم کرو۔ اور نانوتوی صاحب اپنے احباب کو کہا کہ کرتے تھے کہ ہم نے جو انگریزوں کے خلاف جنگ شروع کی تھی اس میں شاملی کے مقام پر شکست کے بعد اب اس جنگ اور جہاد کو ہمنے علم کی چادر پہنائی ہے۔ آگے چل کر کئی علماء ہند مدرسہ دیوبند سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد یا وہاں سے جاری کردہ موضوع علم حدیث کا نصاب بذریعہ درس نظامی کے پڑھنے کے بعد بریلوی بھی ہوئے اہل حدیث بھی بنے اور شیعے بھی بنے اور ایسے کئی لوگوں سے ہماری شناسائی بھی رہی اور یہ کرشمہ شاید "اختلاف امتی رحمۃ" جیسی حدیثوں کا ہو۔ ایک حدیث یہ بھی ہے کہ "اھل الجنۃ بلہٌ" یعنی جنت میں جانے والے بیوقوف ہوں گے، ایسی روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ زوال روم وفارس کے دنوں میں مفتوحین حکمرانوں نے ضرور ایسی حدیثیں مسلم امت کیلئے بنوائی ہیں جو وہ دین کے اندر عقل سے کام نہ لیتے ہوں تاکہ وہ پھر دشمنوں کی سازشوں کو بھانپ نہ سکیں اسی وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شہزادہ ولیعہد محمد بن سلمان کے

بقول کہ سوویت یونین کو ختم کرنے کیلئے ہمیں مغربی ملکوں نے تیار کیا کہ ہم وہابیت کو فروغ دینے کے لئے انکے زیادہ سے زیادہ مدرسے قائم کریں اور زیادہ سے زیادہ مسجدیں بنائیں۔ انگریزوں نے یہ حکم بھی شاید اس لئے دیا ہو کہ اگر ہماری یہ جنگ سوویت یونین سے سرد جنگ ہو گی تو مسلم لوگوں کی مساجد کے واعظی مولویوں سے سوویت والوں کو اللہ کا منکر اور کافر کہلوا کر کامریڈوں کا معاشروں میں رہنا اجیرن بنادیں گے اور اگر مقابلہ کی نوبت گرم جنگ تک پہنچی تو ہم ان مسجدوں اور مدرسوں کو اپنے سپاہ کیلئے کمین گاہوں کے طور پر استعمال کریں گے جو اگر یہ وار ڈور ٹو ڈور بھی شروع ہو جائے تو ان مساجد اور مدارس کو محلے محلے میں مورچوں اور چھاونیوں کے طور پر استعمال کریں گے پھر وہاں اگر مخالف فوج والے جوابی حملے کریں گے تو کم سے کم مسلم دنیا والوں کو بیوقوف بنانا آسان ہو گا کہ دیکھو دیکھو سوویت یونین کے کافر دہریے منکرین خدا دینی مدارس اور مساجد پر حملے کر رہے ہیں سو مسلم امت کا ذہن اگر علم حدیث کا تعلیم یافتہ ہو گا تو یقیناً ہم سوشلسٹ بلاک کے مقابلہ میں ساری مسلم امت کو اللہ کے ساتھ محبت کے نام سے میدان جنگ میں لے آئیں گے جو ہمارے لئے گویا کہ مفت کی آرمی ہو گی لیکن اگر مسلم امت والے کتاب قرآن پر چلے تو قرآن نے انکو بتایا ہوا ہے کہ جو مسجدیں فرقہ وارانہ منافقانہ مقصد سے بنائی گئی ہیں ان میں ایک قدم بھی نہ رکھو انکا بنیاد ہی ریت پر ہے جو اسکے مکین پھسل پھسل کر جہنم میں جا گریں گے۔ (سورت التوبہ آیت نمبر 107-108-109) سعودی

ولیعہد نے اپنے اعتراف گناہ کے بیان میں یہ تو کہا ہے کہ ہم اپنے ملک کی قدامت پسند مذہبی پیشوائیت کو مشکلوں سے راضی کر چکے ہیں سو ولیعہد کی ایسی بات کا ہمیں علم نہیں ہے کہ انہوں نے ملاؤں کو کس حد تک راضی کیا ہے؟ کیوں کہ ملاؤں کو سامراج کے کہنے پر جو اختیارات دلائے ہوئے تھے وہ خبر نہیں کہ صرف سوویت یونین کے زوال تک محدود تھے یا اسکے علاوہ بھی عالمی سامراج کو اپنے فرستادہ جبہ پوش کرنل لارینس آف عربیہ کی طرح کہیں خطیب اور امام الحرمین کے مناصب پر اس لئے تو براجماں نہیں کیا ہوا ہے۔ جو اگر دنیا سے قرآن کو ختم نہیں کیا جا سکتا تو متن قرآن میں اتنی تو تحریفات شامل کرو جو اصل قرآن ملاوٹی حروف کی جنجھٹ سے آزاد نظر ہی نہ آسکے اور یہ کام سعودی کی مذہبی پیشوائیت نے بھی کیا ہے اسکے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے لاہوری وہابیوں کے مقابلہ میں سعودی بہت پیچھے اور کم ہیں اور پاکستان کی وہابی ٹیم سعودی حکومت کی مالی سیاسی اور انتظامی بیساکھیوں پر قرآن کا قلع قمع کر رہی ہے۔ جسکا صحیح اندازہ معلوم نہیں کہ پاکستان سرکار اپنے ملک کے وہابیوں کی قرآن کے ساتھ جو چیرہ دستی ہے اس کو سعودی حکومت کے کہنے پر چھپتہ بنائے ہوئے ہے یا براہ راست عیسائی مذہبی ہیڈ کوارٹر ویٹیکن سٹی کے کہنے پر یا پینٹا گان کے کہنے پر یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے یہ بات میں اسوجہ سے کر رہا ہوں جو مجھے مرکزی وزیر تعلیم پاکستان سید غلام مصطفیٰ شاہ مرحوم نے بات بتائی تھی کہ رائیونڈ کی تبلیغی جماعت کے ہیڈ کے رائیونڈ کی گرجا کے پادری کے ساتھ بڑے گہرے اور مخفی

تعلقات ہیں اور مساجد کے ممبر سے قرآن کو معزول کر کے اسکی جگہ پر قرآن سے جاہل مولویوں کے تیار کردہ تبلیغی نصاب کی کتاب کی تعلیم وتدریس کو لانے میں تبلیغی جماعت کا بڑا معنی خیز کردار ہے اور انگریز حکومت نے جب دیکھا کہ ہم نے مولانا محمد قاسم نانوتوی سے علم حدیث کا موضوع قرآن کے مقابلہ میں سارے ہندستان کے مدارس میں مروج کرانے کیلئے شروع کرایا تھا کہ خاص کر کے مسلم لوگ انگریزوں کے مقابلہ میں اٹھارہ سوستاون جیسے بلوے میں دوبارہ شریک نہ ہو سکیں بمثل گئے تھے نماز بخشوانے الٹا روزے گلے میں پڑ گئے کی طرح خود مولانا نانوتوی کے پہلے شاگرد شیخ الحدیث اور شیخ الہند مولانا محمود الحسن کو ہمارا کٹر دشمن ابوالکلام آزاد ہائی جیک کر گیا سو انگریزوں نے اس چوٹ کے ازالہ کیلئے موجودہ رائیونڈ والی تبلیغی جماعت کو بدل قائم کر کے اولا خانقاہ نظام الدین اولیاء دہلی میں اسکا مرکز قائم کیا تھا کہ وہ اپنے مخصوص نصاب تعلیم کے ذریعے امت مسلمہ کے ہاتھوں سے قرآن کو چھین سکیں اور جو انکو اندیشہ ہوا کہ شیخ الہند مولانا محمود الحسن کی وجہ سے جو ہندستان کے مسلم لوگ انگریز مخالف سیاسی تنظیموں میں جائیں گے سو کیوں نہ انکو تبلیغی جماعت کے نصاب تعلیم سے دنیاوی امور سے متنفر کر کے صوفیا کی طرح موتوا قبل ان تموتوا یعنی مرنے سے پہلے ہی مر جاؤ کے نظریہ پر گھر کے بیوی بچوں سے بھی دور کیا جائے ان سب باتوں کے مد نظر حکومت پاکستان کی نادیدہ پالیسی میکر حکمران ٹیم جو اہل حدیثوں سے بھی قرآن حکیم میں ملاوٹوں جیسے جرم پر ان سے کوئی باز پرس نہیں

کر رہی ساتھ میں تبلیغی جماعت کو بھی انکی عنایات کی وجہ سے انکے سفری سامان کی تلاشی سے استثنا ملی ہوئی ہے؟ جبکہ یہ بات مشہور ہے کہ یہ لوگ منشیات اور اسلحے کی تجارت بھی کرتے ہیں اور اگر سرکاری ملازمین جماعت کے ساتھ چالیس دن یا چار مہینے جماعت کو دینا چاہیں تو حکومت کا چھٹیوں کیلئے شیڈول انکے آڑے کیوں نہیں آتا اور ملک کے تعلیمی اداروں میں بالخصوص یونیورسٹیوں میں تبلیغی جماعت کے آنے جانے پر کیوں کوئی روک ٹوک نہیں ہے جو وہ نئ نسل کے جوانوں کو تعلیم سے محروم کرنے کیلئے انکے جاہلانہ نصاب تبلیغ جو کہ مکمل طور پر خلاف قرآن بھی ہے اسکے پڑھنے پڑھانے کے ذریعے تبلیغ کرنے کے بہانے سے انکو عالمی علمی دھارے کی درسگاہوں کی سائنسی، آئی آر اور میڈیکل وغیرہ کے موضاعات کی نصابی تعلیم سے کیوں محروم کیا جارہا ہے؟ اور جماعت کے وفود پر کالجوں اور یونیورسٹیوں میں داخلہ پر وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف کی طرح صرف پنجاب میں ہی کیوں پورے ملک میں بندش کیوں نہیں عائد کی جاتی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر خود تبلیغی جماعت کے جاہلانہ اور خلاف قرآن نصاب کی تبلیغ کے اوپر اور مکمل طور پر انکے جماعتی ڈھانچے پر ہی بندش کیوں نہیں عائد کی جاتی تبلیغی جماعت کا نصاب تبلیغ زیادہ سے زیادہ علم روایات پر مبنی ہے جن روایات میں سے کوئی ایک بھی روایت قول رسول نہیں ہے اس لئے کہ خود فرمان ربی ہے کہ اگر یہ ہمارا نبی کوئی سا ایک بھی قول اپنی طرف سے جاری کرے تو ہم اسے طاقت سے پکڑ کر اسکی رگ حیات کاٹ دیں

گے۔ (سورت الحاقہ آیت 44 تا 46) پھر پاکستان سرکار جو اسلامی حکومت کہلانے کی دعویدار ہے کیوں غیر قرآنی بلکہ خلاف قرآن نصاب تعلیم پڑھنے پڑھانے والی تنظیموں اور مدارس دینیہ سے باز پرس نہیں کر رہی ہے ؟۔ مدارس عربیہ کے نصاب تعلیم میں پہلے دور میں ترجمہ قرآن حکیم کی بھی تعلیم نہیں تھی صدر ضیاء الحق جیسا بھی تھا اسنے فاضلین درس نظامی کو مجبور کیا کہ اگر وہ اپنی ڈگری ایم اے کے برابر کرانا چاہتے ہیں تو درس نظامی کے نصاب تعلیم میں درسی طور پر ترجمہ قرآن پڑھنا تو شامل کریں پھر سترہ گریڈ حاصل کرنے کی لالچ میں درس نظامی کے نصاب میں ترجمہ کے ساتھ قرآن پڑھنا شامل کیا گیا جو بھی وہ فارملٹی کی حد تک۔ ورنہ نصاب درس نظامی کے اندر ترجمہ قرآن کے حق کی ادائگی کے ساتھ آج بھی ترجمہ نہیں پڑھایا جاتا۔

جب مولانا محمود الحسن شیخ الہند نے کانگریس کے ساتھ آزادی کی جنگ میں شریک ہو کر کام کرنے کا جب معاہدہ کیا تو انگریز سرکار نے ایک طرف اسکے مقابلہ کے لئے تبلیغی جماعت کو میدان میں لایا تو دوسری طرف مولانا قاسم نانوتوی کے فرزند جو انتظامی طور پر مدرسہ کے مہتمم تھے اسے انگریزوں نے شیخ الہند سے کاٹے رکھنے کے لئے شمس العلماء کا خطاب دیا اور ساتھ میں ایک رقبہ زرعی زمین کا بطور جاگیر بھی عنایت کی اسپر مدرسہ دارالعلوم دیوبند کے انگریز پرست علماء کا گروپ بڑا خوش ہوا جنہوں نے شمس العلماء مولانا محمد احمد کی قیادت میں یوپی کے انگریز گورنر مسٹر سر جیمس مسٹن کو یکم جنوری 1915ء کو

دارالعلوم میں تشریف لانے کی دعوت دی پھر گورنر کو اسکی آمد پر خوشامدی خیر مقدم اور شکریہ کے سپاس نامے بھی پیش کئے گئے اور تاج برطانیہ سے وفاداری اور فرمانبرداری کا بھی یقین دلایا اور اس دور کے بے باک آزادی پسند قلمکاروں نے نانوتوی کے بیٹے اور اسکے متوسلین کے لئے کھل کر لکھا ہے کہ یہ لوگ انگریز حاکموں کے پاس تحریک ریشمی رومال اور دیگر ذرائع سے حضرت شیخ الہند کی جملہ انگریز دشمن سرگرمیوں کی رپورٹیں پہنچاتے تھے جسکے تفصیل کے لئے پروفیسر ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہان پوری کی کتاب "مولانا عبید اللہ سندھی اور انکے چند معاصر" پڑھکر دیکھیں۔

جس طرح انگریزوں نے مدارس عربیہ کے اندر وہابیت یعنی علم حدیث کو درس نظامی میں شامل کرایا کہ کوئی مسلمان انگریزوں کے خلاف کسی سیاسی ہلچل میں شامل نہ ہو اسیطرح انہوں نے 1917 میں مارکس ازم کے فکر پر ماسکو میں لینن نے جو انقلاب لایا تو مغرب کے سارے یورپی ملکوں کے لئے برطانیہ کو خطرہ ہوا کہ لینن کا انقلاب انکو نہ نگل جائے اسلئے انہوں نے برصغیر کا ہندو مسلم کے مذہبی بنیاد پر بٹوارہ کرایا تاکہ مسلم لوگ انکے اندر علم حدیث کی تعلیم کے اثر سے اور تبلیغی جماعت کی مخصوص خلاف قرآن نصاب کی وجہ سے ضرور یہ لوگ لینن کے انقلاب کا ساتھ نہیں دیں گے اور انکے اللہ کے وجود کے انکار کے نظریہ کی وجہ سے وہ مغربی اتحادی ملکوں کا ساتھ دیں گے تو ایسی جنگ میں ہم اپنے گوروں کو مروانے کی جگہ اگلے جنم میں جنت اور اس میں

حوریں حاصل کرنے کے لئے عربوں اور پاکستانی مسلمانوں کو سوویت یونین کے خاتمہ کیلئے استعمال کریں گے گویا انکے ساتھ جنگ کو کفر اور اسلام کی جنگ مشہور کریں گے پھر جب فتح ہو گی تو وہ عالمی سامراج کے اتحادی ممالک کی ہو گی گویا برصغیر کا بٹوارہ مذہب کے بنیاد پر اور پاکستان کا قیام اسلام کے نام پر اور مسلم ملکوں کا آگے چل کر مذہب کے نام سے بٹوارہ انڈونیشیا کیکھوکھ سے ایک عیسائی اسٹیٹ بنام مشرقی ٹیمور پاکستان کی مدد سے قائم ہو چکی ہیں، ہمارے ایسے سارے منصوبے مستقبل میں پاکستان کی معاونت سے تعلق رکھتے ہیں۔

انگریز سرکار عالمی سامراج نے صرف اتنے پر اکتفا نہیں کی بلکہ آگے یہ بھی کارستانی شروع کی جو وہابی اہل حدیثوں کے ہاتھوں انجیل کی طرح کئی قرآن حرفی اور لفظی تحریفات کے ذریعے تیار کرانے شروع کئے جو مصر کویت سعودی اور پاکستان جیسے ممالک کو وہابی اہل حدیثوں کی سرپرستی کرنے اور انکا تحفظ کرنے کا بھی حکم دیا جس سے وہ دل جمعی کے ساتھ ایک قرآن کی جگہ کئی قرآن بنا کر تیار کریں پھر اس سلسلہ میں مصر والے اہل حدیثوں نے چار قرآن تیار کئے دو کویت والوں نے چار عدد سعودی وہابی اہل حدیث مولویوں نے تیار کئے جن میں کا ایک قرآن البوزی کے نام پر اپنے سرکاری مکتبہ الفہد کی ایک ویب سائیٹ پر قرآن البوزی کے نام سے بھی رکھا جو ساری دنیا کے لوگوں نے پڑھا میں نے بھی پڑھا بلکہ میں نے اسکے بارہ ملاوٹی تحریفی کلمات پر " قرآن پر حملہ " کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی اور اسمیں یہ ثابت کر کے دکھایا کہ ان

تحریف شدہ لفظوں کی معنیٰ پہلے کیا تھی اور اب اضافی حروف کی ملاوٹ کے بعد معنی بگاڑ کر کیا سے کیا بنائی گئی ہے دیگر ممالک کے وہابی اہل حدیثوں کے مقابلہ میں پاکستان کے وہابی اہل حدیث بازی لے گئے جنہوں میں سے صرف شہر لاہور کے اہل حدیث جو ماہوار رسالہ رشد بھی شائع کرتے ہیں انہوں نے سولہ عدد حرفی ملاوٹوں والے قرآن تیار کرنے کا فخریہ اعتراف کیا ہے انکے ایسے ملحدانہ عمل پر پنجاب کے گورنر سلمان تاثیر نے وزیر مذہبی امور پنجاب کی معرفت انکو شوکاز نوٹیس دلایا کہ قرآن میں یہ تحریفی کام بند کرو اسکا عملی جواب تو لاہوری اہل حدیثوں نے یہ دیا کہ ہمارا یہ کام علمی قسم کا ہے اور ہمارے یہ تیار کردہ سارے قرآن سعودی حکومت کے حوالے کئے جائیں گے جو وہ انکو پرنٹ کے فارم میں لے آئیں گے آگے پھر یہ بھی ہوا کہ اس گورنر کو اسکے سرکاری گن مین گارڈ کے ہاتھوں ایک جھوٹے الزام کے تحت قتل کرایا گیا نہ صرف اتنا بلکہ کچھ دنوں بعد اسکے بیٹے کو بھی نامعلوم اغوا کاروں کے ہاتھوں اغوا بھی کرایا گیا تھا ہمارے ساتھ نوجوانان اہل حدیث نے یہ تک بھی ذکر کیا ہے کہ پاکستان میں کوئی بھی ماں کا لال ہمارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا ملک کی طاقتور ایجنسیاں ہمارے ساتھ ہیں انکی ایسی دعویٰ کی تصدیق ہمیں سعودی حکومت کے ولی عہد محمد بن سلمان کے تازہ بیان سے ہوئی ہے جو انہوں نے کہا کہ مغربی ملک ہم پر دباء ڈالتے آرہے ہیں کہ ہم وہابیوں پر فنڈ خرچ کریں ان کے ادارے قائم کرائیں وغیرہ سو سعودی حکومت تو امت کے سامنے وعدہ معاف گواہ

بنکر ماضی کے ایسے عمل سے دستبر دار ہو رہی ہے ہم حکومت پاکستان کے پالیسی میکر بے وردی حکمرانوں کی خدمت میں اپیل کرتے ہیں کہ عالمی سامراج نے جو سوویت یونین کے خاتمہ کے لئے مذہبی مافیاؤں کی معرفت جتنے بھی اسلام کے نئے نئے ماڈل امت کے اندر مروج کرائے تھے ساتھ ساتھ جاتے جاتے کاسہ لیس مذہبی عفریتوں کے ہاتھوں یہودیوں کے سے عمل علم وحی کی کتاب میں تحریفات کا جو کام شروع کرایا تھا اور لاہوری اہل حدیثوں نے اپنے ماہوار رسالہ "رشد" کے جلد 20 شمارہ-4 جون 2009ئ میں اعلان بھی کیا ہے کہ اب تک ہم حرفی ملاوٹوں والے سولہ عدد قرآن تیار کر چکے ہیں تو خدارا پاکستان کے پالیسی ساز اور وہابیوں کے سرپرست بے وردی افسران بھی شہزادہ ولی عہد محمد بن سلمان کی طرح اعلان کریں کہ جسطرح حکومت سعودیہ پر مغربی ملکوں کا دباء تھا اسطرح وہابی اسلام کی بالادستی کو منظم اور محفوظ کرنے کا ہم پر بھی دباء تھا اب ہم ان قرآن دشمن جبہ پوش وہابیوں سے اور انکے تیار کردہ میڈ ان یو کے اسلام کے تحفظ سے دست بردار ہوتے ہیں۔

جاننا چاہیے کہ قرآن مخالف بنائے ہوئے علم حدیث کو مدار اسلام قرار دینے کے لئے صرف اکیلے وہابی لوگ سامراج کی نوکری نہیں کر رہے بلکہ امت مسلمہ کے سارے فرقے شیعہ سنی پھر سنیوں میں دیوبندی اور بریلوی علاوہ ازیں کوئی اور بھی سارے فرقے اپنے جوہر میں سارے کے سارے حدیث پرست ہیں جس طرح اہل حدیث نامی وہابی لوگ حدیث پرست ہیں ان سب کے نام تو ضرور جدا جدا ہیں

لیکن کام کے لحاظ سے سب اہل حدیث ہیں اور ہر فرقہ کی حدیثیں بھی جدا جدا بنائی ہوئی ہیں تماشہ یہ ہے ہر فرقہ والے ایک دوسرے کی حدیثوں کو نہ ماننے کے باوجود انکو منکر حدیث نہیں کہتے منکر حدیث انکی نظر میں صرف میں عزیز اللہ بوہیو ہوں اور علامہ اقبال نے جو کہا کہ: "یہ امت خرافاتی روایات میں کھو گئی اسپر بھی اسے منکر حدیث نہیں کہتے"۔

انکے فرقہ جاتی جدا جدا ناموں کی فلاسفی صرف یہ ہے کہ سامراج کے پاس جدا اکائونٹ کھلیں ورنہ یہ آپس میں متحد بھی ہیں میری اس بات کا ثبوت یہ ہے کہ یہ سب سوویت یونین کے مقابلہ کے وقتاًپس میں شریک تھے کوئی زیادہ کوئی کم اور کوئی گرم جنگ کی حد تک طالبان کی شکل میں تو کوئی علمی دانشوری کی شکل میں انٹی سوشلزم پر کیپیٹل ازم کے فیور کے موضوعات پر اپنے فلسفے جھاڑنے کی شکل میں سب کے اکاؤنٹ جدا جدا تھے اس بات کا ذکر سابقہ امریکن وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے بھی اپنی تقریر میں کیا ہے جسکی آڈیو کلپ کی سی۔ڈی مجھے ایک دوست نے دی تھی جس میں کہتی ہے کہ تم نے اپنے زعم میں جو سوویت یونین کے ساتھ اپنے ایمان کے تقاضوں پر جنگ لڑی تھی سو میں ایسے ایمان کو نہیں جانتی؟ البتہ ہمارے پاس تو تم سب کارکارڈ محفوظ ہے کہ اس جنگ کے لئے کس کس نے کتنے کتنے ڈالر ہم سے وصول کئے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (25-30)

توہین رسول کے مرتکب گستاخ لوگوں کے خلاف

فریاد

بخدمت جناب جج حضرات عدالت ہائے پاکستان

جناب اعلیٰ عرصہ دراز سے دشمنان اسلام ڈنمارک ناروے والے وغیرہ سلمان رشدی کے قلم سے جناب رسول اللہ علیہ السلام کے شان اقدس کے خلاف نہایت غلیظ قسم کی گستاخیاں کرتے رہے ہیں۔ ان کے رد میں امت مسلمہ کے غیور لوگ بھی احتجاج کرتے رہتے ہیں لیکن ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اپنے گھر کے علوم کی بھی چھان بین کریں کیوں کہ دشمنوں کو ان کی گستاخیوں کا سارا مواد دین اسلام کے نام سے ایجاد کردہ علوم حدیث وفقہ سے ملا ہوا ہے۔ جو کہ قرآن دشمن، امامی گروہ، کا ایجاد کیا ہوا ہے، جن کے نہایت مختصر حوالہ جات ملک کے مدارس عربیہ میں مروج درس نظامی کی کتابوں میں وہ توہین رسالت کی خرافاتی روایات پڑھائی جارہی ہیں ان میں سے بطور نمونہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور التجا کرتے ہیں کہ ایسے علوم کو مدارس دینیہ کے نصاب تعلیم سے خارج کروا کے ان کی جگہ خالص قرآن سے استخراج جزئیات کی تعلیم امت

والوں کو پڑھائی جائے۔ نیز قرآن سے ملے ہوئے مسائل حیات نہ پڑھانے والے مدارس کی رجسٹریشن پر بندش عائد کی جائے۔

حدیث سازوں کا جناب رسول علیہ السلام پر بہتان اور تبرا

آبادی سے دور کھجور کے باغ میں جونیہ نامی عورت لائی گئی تھی جسے رسول نے کہا کہ ھبی نفسك لی، تو خود کو میرے حوالے کردے تو اس عورت نے جواب میں کہا کہ وھل تھب الملکه نفسھا لسوقه؟ یعنی کیا کوئی شہزادی اپنے آپ کو کسی بازاری شخص کے حوالے کرسکی ہے۔ (حوالہ کتاب بخاری، کتاب الطلاق کی چوتھے نمبر والی حدیث) ہم اپنی طرف سے اس حدیث پر کوئی تبصرہ نہیں کررہے۔

دوسری حدیث سمعت انس بن مالك قال جائت امرأۃ من الانصار الی النبی علیه السلام فخلا بھا فقال واللہ ان کن لاحب الناس الی۔ یعنی ایک انصاری عورت جناب رسول علیہ السلام کی خدمت میں آئی آپ نے اس کے ساتھ خلوت کی اس کے بعد اس سے کہا کہ قسم اللہ کی کہ تم (انصاری) عورتیں سب لوگوں میں سے مجھے زیادہ محبوب ہو۔ (حوالہ کتاب النکاح بخاری حدیث نمبر 812) اس حدیث پر بھی پڑھنے والے خود سوچیں میں کوئی تبصرہ نہیں کررہا۔

قرآن سے کچھ آیات گم ہوجانے کی حدیث

اس موجودہ قرآن میں سے رجم کی سزا یعنی زانی مرد اور زانیہ عورت کو سنگسار کرکے موت دینے والی آیت بھی گم ہوچکی ہے اور باپ دادوں

سے رغبت نہ کرنا یہ کفر ہے۔ یہ آیت بھی نازل ہو گی تھی جواب گم ہو گئی ہے۔ (حوالہ کتاب بخاری، کتاب المحاربین باب رجم الحبلی من الزنا اذا احصنت۔ حدیث نمبر 1730۔ حوالہ دوم باب الرجم کتاب ابن ماجہ صفحہ 183 مطبع قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) دوسری حدیث عن عائشہ قالت لقد نزلت آیۃ الرجم ورضاعۃ الکبیر عشرا ولقد کان فی صحیفۃ تحت سریری فلمامات رسول اللہ ﷺ وتشاغلنا بموتہ دخل داجن فاکلھا۔ یعنی عائشہ سے روایت ہے کہ آیت رجم اور بڑی عمر والے کو دودھ پلانے کی آیت نازل ہوئیں تھی جو میرے صحیفہ قرآن میں لکھی ہوئی تھی جو میرے سرھانے کے نیچے رہتا تھا پھر جب رسول اللہ کی وفات ہوئی ہم اس میں مشغول ہو گئے تو گھریلو بکری داخل ہو کر وہ قران کھا گئی۔ (حوالہ کتاب ابن ماجہ باب رضاع الکبیر صفحہ 139 مطبع قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)۔

جناب رسول علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھنے والے اصحاب رسول کی کردار کشی کی حدیث۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک بہت ہی خوبصورت عورت رسول کے پیچھے (عورتوں کی صفوں میں) نماز پڑھا کرتی تھی تو بعض لوگ جان بوجھ کر پچھلی صف میں ہٹ کر نماز میں شریک ہوتے تھے رکوع کے دوران بغلوں سے اس عورت کو جھانک کر دیکھتے تھے۔ (حوالہ جامع ترمذی جلد دوم ابواب التفسیر سورۃ الحجر کی پہلی حدیث)۔

رسول علیہ السلام کے ساتھ جہاد پر جانے والے اصحاب رسول پر طنز اور تبرا والی حدیث عن جابر قال نھی رسول علیہ السلام ان یطرق الرجل اھلہ لیلا یتخونھم اویطلب عثراتھم۔ یعنی منع کی ہے رسول نے رات کو دیر سے گھر والوں کے پاس آنے سے (اس وجہ سے کہ) کوئی انکے ساتھ خیانت نہ کرتا ہو یا انکی پردہ والیوں کی جستجو میں نہ ہو(حوالہ کتاب صحیح مسلم جلد ثانی کتاب الجھاد والسیر باب کراھیۃ الطروق، مطبع قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)اس قسم کی حدیث پر بھی پڑھنے والے خود سوچیں میں اپنی طرف سے کوئی تبصرہ نہیں کر رہا۔

یہ حدیث کتاب بخاری کے کتاب النکاح کی ہے حدیث کا نمبر 114 ہے اس میں نکاح کے چار اقسام گنوائے گئے ہیں، جن میں سے تین اقسام کی عورتیں اپنے شوہر کے علاوہ دوسرے مردوں سے بذریعہ زنا بچے لیتی ہیں، امام بخاری نے حدیث میں نکاح کی پہلی قسم میں صرف یہ لکھا ہے نکاح ہوتا کس طرح سے تھا حدیث میں کریکٹر پر کچھ نوٹ نہیں۔

یہ حدیث انہوں نے بی بی عائشہ کے نام سے روایت کی ہے کہ جناب رسول کو نبوت ملنے سے پہلے زمانہ جاہلیت میں نکاح چار اقسام کا ہوتا تھا غور کیا جائے کہ ان حدیث سازوں کی روایت کے مطابق جو عائشہ پیدا ہی نبوت ملنے کے بعد ہوئی ہے حدیث میں وہ زمانہ قبل نبوت کا عرب کلچر پیش کررہی ہے۔ اصل میں یہ ایک فن ہے علم حدیث میں تبرا کرنے کا اصحاب رسول پر۔ حکم قرآن کے خلاف جناب رسول پر الزام یعنی معصوم نابالغ بچی

سے نکاح کرنے کی حدیث عن عائشہ ان النبی علیہ السلام تزوجھا وھی بنت ست سنین وبنی بھا وھی بنت تسع سنین یعنی عائشہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے اس کے ساتھ نکاح کیا تو وہ اس وقت 12 سال کی تھی۔ اور جب بناء کیا تو وہ 9 سال کی تھیں۔ قرآن حکیم میں یتیم بچہ کے بالغ ہونے کی عمر نکاح کی عمر کے حوالہ سے بتائی گئی ہے اس میں ایک ذکر ہے ذہنی رشد کا (4-6) دوسرا ذکر ہے جسمانی بلوغت کا اشد کے لفظ کے ساتھ (152-6) جبکہ قرآن حکیم نے انسانی زندگی کے تین مرحلوں کا ذکر کیا ہے ایک طفل ، دوسرا اشد، تیسرا اشیوخا، (67-40) اس حساب سے حدیث میں 6 اور 9 سال میں شادی کی بات خلاف قرآن ہوئی کیوں کے یہ طفولیت والی عمر ہے۔ یہ حدیث جناب رسول پر قرآن کے حکم عدولی کا الزام ہے۔ ظلم پر ظلم یہ کہ مذکورہ علم حدیث کے نام سے اب قرآن حکیم میں قرائتوں کے نام سے ملاوٹ کرکے کئی قسم کے قرآن شائع کئے گئے ہیں جبکہ ہم ہزاروں کی تعداد میں ذخیرہ حدیث سے خلاف قرآن روایات دکھا کر ثابت کر سکتے ہیں۔

امام بخاری کا جناب رسول کو مشرکوں کے ساتھ بتوں کی تعظیم میں سجدہ کرتے ہوئے دکھانا وہ بھی نبوت ملنے کے بعد۔

علم حدیث کے فن میں امام واقدی کا بھی بڑا نام ہے جسکی روایت ہے کہ جناب رسول علیہ السلام کفار مکہ کے سامنے سورت النجم کی آیت کریمہ پڑھ رہے تھے کہ أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّى۔ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَى (53-20) اس آیت کے بعد بجاء اللہ سے ملی ہوئی وحی کردہ اگلی آیت

21 کے پڑھنے کے فرمایا کہ تلك الغرانیق العلیٰ وان شفاعتهن لترتجی یعنی یہ بت بلند وبالا ہستیاں ہیں انکی شفاعت اور سفارش میں قبولیت کی امید کی جاسکتی ہے اور ان بتوں کی تعظیم میں جناب رسول اوراسکے مؤمنین صحابہ سمیت اور مشرکین کفار سب ایک ساتھ سجدہ میں پڑ گئے اب اس واقدی کی روایت کو قارئین مہربان ذہن میں رکھتے ہوئے کتاب بخاری کی اس حدیث پر غور کریں جس میں ہے کہ عن ابن عباس ان النبی علیه السلام سجد بالنجم وسجد معه المسلمون والمشرکون والجن والانس۔ حوالہ ابواب الکسوف باب سجود المسلمین مع المشرکین باب نمبر 686 حدیث نمبر 1006 یعنی ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے سورۃ النجم پڑھتے ہوئے سجدہ کیا اور ان کے ساتھ سجدہ کیا مسلموں نے مشرکوں نے جنوں نے انسانوں نے۔
اس حدیث میں امام بخاری نے واقدی کی حدیث کا دوسرا حصہ یعنی نبی اور کافروں کا ایک ساتھ سجدہ کرنا تو مان لیا باقی اگر لات عزیٰ منوۃ اخریٰ کے بعد انکی شان میں تعریفی اور تعظیمی جملے تلك الغرانیق العلی وان شفاعتهن لترتجی نہیں بولے مگر ایسے جملے بولنے کے بجاء انکی مطلوبہ تعظیم یعنی عملی طور پر بتوں کی بلند مقامی کو تسلیم کرتے ہوئے انکو سجدہ کرا دیا یہ تو واقدی سے بھی بازی لے گئے۔

امام بخاری اور امام زہری کی جانب سے علم حدیث کے ذریعہ سے جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کو آگ کی پوجا کرنے والا آتش پرست (مجوسی) ثابت کرنے کی کاریگری۔

باب من صلی وقدامه تنور اونارا وشیء مما یعبد فاراد به وجه الله عزوجل۔ وقال الزهری اخبرنی انس بن مالك قال قال النبی علیه السلام عرضت علی النار وانا اصلی۔ (حوالہ کتاب بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ باب نمبر ۲۹۲)

ترجمہ: جس شخص نے نماز پڑھی اس حال میں کہ اسکے سامنے تنور ہو یا آگ یا ایسی کوئی بھی چیز جسکی پوجا کی جاتی ہو پھر ارادہ کرے اس پوجنے سے اللہ عزوجل کی رضامندی حاصل کرنے کا۔ کہا زہری نے کہ خبر دی مجھے انس بن مالک نے کہا اسنے کہ فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ پیش کی گئی میرے سامنے آگ ایسی حالت میں جو میں نماز پڑھ رہا تھا۔

جناب قارئین! امام بخاری نے امام زہری کی گھڑی ہوئی اس حدیث پر جو ترجمۃ الباب لکھا ہے اسمیں سے جو دو معنائیں نکلتی ہیں وہ بڑی ہی غور طلب ہیں ایک یہ کہ لفظ صلوٰۃ کی معنی جو خود قرآن نے بتائی ہے، (نظام قرآن کی) تابعداری کرنا (32-31-75) اسکے بجاء امام بخاری نے قرآن والی معنی کے برعکس یہاں اہل فارس کے مجوسی آتش پرستوں والی نماز قرار دی ہے، جو وہ لوگ آگ کی پوجا کیلئے پڑھتے تھے۔ اس معنی کا ثبوت خود امام بخاری کے الفاظ میں موجود ہے جو لکھا ہے کہ جو شخص نماز پڑھے اور

اس کے سامنے تنور ہو یا آگ ہو تو وہ نماز پڑھنے والا اپنی اس پوجا والی نماز سے صرف اللہ کی رضا کی نیت کرے تو وہ نماز جائز ہے۔ دوسری معنیٰ جو امام بخاری کی عبارت کے جملہ **اوشیء مما یعبد** سے نکلتی ہے کہ آگ کی پوجا کرے یا کسی بھی ایسی چیز کی پوجا کرے جن کی عبادت کی جاتی ہو (اور ایسی عبادت نامی پوجاؤں سے صرف اللہ کی رضا کی نیت رکھتا ہو۔

محترم قارئین! آپنے امام زہری کی اس حدیث پر امام بخاری کے ترجمۃ الباب یعنی عنوان پر غور کیا ہوگا کہ وہ آگ تنور مجسموں پتھر اور لکڑیوں کی مورتیوں یا قبروں وغیرہ کو جو مشرک لوگ پوجتے ہیں اور اپنی اس پوجا سے وہ لوگ اصل میں اللہ کا تقرب حاصل کرنے کیلئے ان مورتیوں قبروں یا آگ کو واسطہ بناتے ہیں تو اسے جملہ مشرکوں اور پجاریوں اور انکے عمل کو امام بخاری نے جائز اور روا قرار دیدیا۔ جبکہ قرآن حکیم کا ایسے معاملہ میں جو حکم ہے وہ بھی اسلامیان امت بخوبی جانتے ہیں فَاعْبُدِ اللهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ۔ أَلَا لِلّٰهِ الدِّينُ الْخَالِصُ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللهِ زُلْفَى(3-2-39)
اللہ کا حکم ہے کہ خبردار! خالص اللہ کی عبادت کرو جو عبادت صرف اسی کا حق ہے جو لوگ اللہ کے سوا غیروں کو پوجتے ہیں (اور اسکے جواز کیلئے کہتے ہیں کہ) ہم انکی عبادت صرف اسلئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب پہنچائیں (یعنی یہ وسیلہ ہیں مقصود نہیں) پھر بھی اللہ پاک نے

سرزنش فرمائی کہ الاللہ دین الخالص، کیوں خالص اور براہ راست اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔
امام بخاری کا امام زہری کی اس حدیث پر لکھا ہوا عنوان خلاف قرآن مشرکین مکہ کے موقف کی کھل کر تائید اور تصدیق کر رہا ہے اسلامیان امت غور فرمائیں کہ مجوسی لوگ جناب رسول کے نام سے من گھڑت حدیثیں بنا کر کس طرح امت کے امام کہلواتے ہیں۔
اللہ عزوجل نے امت مسلمہ کو حکم قرآن اقیموا الصلوۃ وآتوا الزکوۃ کے ذریعے قرآن کے دئے ہوئے نظام مملکت کے اتباع کی معنی سے دنیا جہان کا کامیاب حکمران بنادیا تھا لیکن آتش پرست مافیا کی جانب سے دائرہ اسلام میں گھسیڑی ہوئی امامی کھیپ نے قرآن کی عبقری اصطلاح "صلو"ۃ کی معنی میں تحریف کر کے اس امت مسلمہ کو اپنے جیسا پجاری بنادیا سو جب سے امت والے لوگ صلوٰۃ بمعنی نماز پر کاربند ہوئے تھے ان دنوں سے لیکر دنیا میں اقتدار اعلیٰ سے محروم ہو گئے ہیں۔

ہم تو ڈوبے ہیں صنم۔ تجھ کو بھی لے ڈوبینگے۔

محترم قارئین!
امام بخاری کے اس جملہ سے بت پرستی اور قبر پرستی اور غیر اللہ کی پرستش کے سارے انواع جائز ہو جاتے ہیں۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ کوئی بھی میری اس معنی کو رد کر کے دکھائے۔ پھر بتایا جائے کہ امام بخاری امام زہری ایسی حدیثیں سناتے وقت خود کون اور کیا تھے؟؟؟!!!

امام بخاری نے رسول اللہ کی ایک شادی خلاف قرآن گڑیوں سے کھیلنے والی چھ سال کی بچی سے کرائی ہے اور اس بچی کے نام پر ایک حدیث بھی بنائی ہے کہ وفات رسول کے بعد ایک شخص عائشہ کے بھائی کو لیکر اسکے گھر میں داخل ہوا اور مطالبہ کیا کہ وہ اسے رسول کے غسل کرنے کا طریقہ سکھائیں تو عائشہ نے وہیں کے وہیں پانی منگوا کر رسول کے غسل کی طرح خود غسل کر کے دکھایا حدیث میں درمیاں میں حجاب کا بھی ذکر کیا گیا ہے ساتھ ساتھ سیکھنے کیلئے آئے ہوئے آدمی کا یہ قول بھی ہے کہ عائشہ نے اپنے سر پر پانی بہایا یعنی حجاب کے باوجود اسنے سر پر پانی ڈالنے کو دیکھا (بخاری حصہ اول کتاب الغسل باب الغسل بالصاع و نحوہ حدیث نمبر ۲۴۶ کتاب الغسل کی چوتھی حدیث) پڑھنے والے اس گستاخانہ حدیث پر خود سوچیں کہ یہ حدیثوں والا علم، دین سکھا رہا ہے یا جناب رسول اور اس کی اہلیہ پر تبرا کرتے ہوئے توہین رسول بھی کر رہا ہے۔

ہم ملک کی اعلیٰ عدالتوں کے منصف حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ اللہ نے قرآن کا یہ نام چوری کر کے اپنی کھڑی ہوئی خلاف قرآن روایات کا نام علم حدیث رکھا ہے یہ چوری ان سے چھین کر قرآن کو واپس دلائی جائے اور یہ بھی کہ اپنی کتاب قرآن کو علم حدیث کا نام دیا ہے (39-23) فارس کے روایت سازوں نے علم روایت گھڑنے والوں نے اپنے اس علم کا نام سنہ بھی رکھا ہے قرآن میں سنہ کا ذکر 15 بار آیا ہے جن میں سے اندازاً دس عدد بار اللہ نے لفظ سنہ کی نسبت اپنی طرف کی ہے اور پانچ عدد گذری ہوئی قوموں

کے کلچر اور رواج کی طرف، اور اللہ نے قرآن کو قول رسول بھی کہا ہوا ہے
یعنی پورا قرآن علم حدیث ہے مطلب کہ علم روایات کو سنت کا نام دینا بھی
خلاف اسلوب قرآن ہے۔